اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح

ماہانہ مشکوٰۃ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

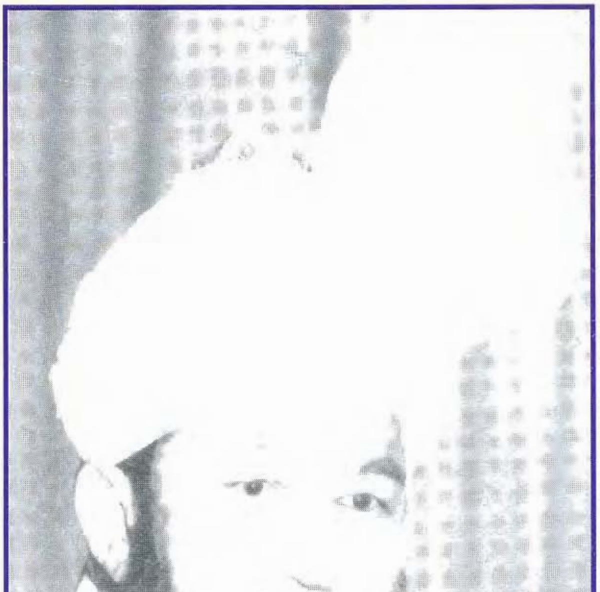

اپریل 2000

حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"... ساری کائنات مٹ سکتی ہے لیکن احمدیت کی روح نہیں مٹ سکتی کیوں کہ یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی روح ہے خدا اس روح کو کبھی مٹنے نہیں دے گا..."

(بحوالہ بدر دسمبر 1984)

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　و علی عبدہ المسیح الموعودؑ

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" (المصلح الموعودؓ)

ماہانہ　　# مشکوٰۃ　　قادیان

جلد ۱۹	شہادت ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمطابق اپریل ۲۰۰۰ء	شمارہ ۴

نگران : محمد نسیم خان صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
زین الدین حامد

نائبین
فخر احمد چیمہ
نصیر احمد عارف

سالانہ بدلِ اشتراک
اندرون ملک : 60 روپے
بیرون ملک : 20 امریکن ڈالر یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ : 5 روپے

مینجر : قاری نواب احمد گنگوہی
پرنٹر پبلشر : منیر احمد حافظ آبادی M.A.
ٹائپ سیٹنگ : مصباح الدین نیر، سید اعجاز احمد
دفتری امور : طاہر احمد چیمہ
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
مطبع : فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان

ضیا پاشیاں

اداریہ	2	من الظلمات الی النور	18
فی رحاب تفسیر القرآن	3	الوداعیۃ تقریب	22
کلام امام	4	سونف۔ایک خوش ذائقہ دوا	24
حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام	5	مطالعہ کے طریق	26
نئی زمین اور نئے آسمان (نظم)	7	رپورٹ آئی کیمپ	29
حضرت مصعب بن عمیرؓ	8	اخبار مجالس	32
یوروپ پر مسلمان کے علمی احسانات قسط 5:	13	وصایا	40

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Press Qadian and Published by Muneer Ahmad hafizabadi for Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat.

اداریہ

تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :

ولا تصعر خدك للناس ولا تمش في الارض مرحا ان الله لا يحب كل مختال فخور (لقمان ۱۸)

اور اپنے گال لوگوں کے سامنے غصہ سے مت پھلا۔ اور زمین میں تکبر سے مت چل۔ اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔

جب تک انسان کبر و غرور خود پسندی، خود نمائی، تحقیر و استھزاء نخوت اور خود سری کو کلیۃً چھوڑ کر نیستی کا چولہ نہیں پہنتا، فروتنی اور بے نفسی کی عاجزانہ راہوں سے اپنے رب کی رضاء کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا تب تک قرب ووصال الٰہی کی وہ نعمتیں حاصل نہیں کر سکتا جو ایک سچے مسلمان احمدی کے لئے مقرر ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار تکبر سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے کہ ہمیں تکبر کی باریک در باریک قسموں سے بھی بچتے رہنا چاہئے تاکہ ہم جادہ عبودیت سے بھٹک نہ جائیں۔ اور اس توحید حقیقی سے دور نہ جا پڑیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی نعمت اور جلال اور کبریائی کی سچی معرفت سے حاصل ہوتی ہے۔ اور جسکے نتیجہ میں انسان کے نفس پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے پھر اپنے حی و قیوم خدا کے فیضان اور احسان سے ایک نئی زندگی پاتا ہے۔

پس ضروری ہے کہ ہم ہر قسم کے تکبر سے بچنے والے ہوں لیکن تکبر سے بچنا بہت مشکل امر ہے۔ تکبر کی باریک در باریک راہوں سے آگاہ ہونا بھی بہت مشکل مرحلہ ہے۔ تکبر انسان کے ذہنوں میں اور احساسات میں ایسے سرایت کر جاتا ہے اُسے پتہ بھی نہیں ہوتا۔ اندر ہی اندر اسکے اعمال میں رخنہ ڈالنا شروع کر دیتا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسکی توفیق نہ ہو انسان بارک در باریک تکبر کی شکلوں کو پہچان بھی نہیں سکتا۔ خدا کے مامور ر مرسل اپنے خداداد نور سے ان باریک در باریک امور کے تہ تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنے امت کو خبردار کرتے ہیں۔

اس سلسلہ میں آنحضرت ﷺ کے بعض ارشادات پیش ہیں :

۱۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه عن النبى صلعم قال: لا يدخل الجنة من كان فى قلبه مثقال ذرة من **كبر فقال** الرجل ان الرجل يحب ان يكون **ثوبه حسنا** و نعله حسنة؟ قال ان الله **جمال يحب** الجمال۔ الكبر بطر الحق و غمط الناس

(مسلم حدیث ۹۱)

جس کے دل میں ذرہ بھر تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک آدمی نے عرض کیا : یارسول اللہ! ایک آدمی

باقی صفحہ 38 پر

"ووجدك ضالاً فهدیٰ"

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تحریر فرماتے ہیں :

پہلے معنے تو اس آیت کے یہ ہیں کہ تمہیں ہمارا راستہ معلوم نہ تھا، تم شریعت سے بے خبر تھے، تمہیں معلوم نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے کیا ذرائع ہیں۔ ایسی حالت میں ہم نے اپنی شریعت تم پر نازل کی اور تمہیں اپنی طرف آنے کا راستہ دکھادیا۔ دنیا کا کوئی شخص اس امر سے انکار نہیں کر سکتا کہ رسول کریم ﷺ ایک ایسے ملک میں پیدا ہوئے تھے جس میں کوئی شریعت نہیں تھی مگر اس کے باوجود آپ دن رات خدا تعالیٰ کیطرف متوجہ رہتے تھے اور اسکے قرب اور وصال کے حصول کے متمنی تھے۔ جب خدا تعالیٰ نے دیکھا کہ یہ وہ شخص ہے جو ہماری طرف آنا چاہتا ہے مگر اسے ہمارے قرب اور وصال کے راستوں کا علم نہیں ہے تو اس نے آپ پر شریعت نازل کردی اور اس طرح تمام راستوں کو آپؐ پر منکشف کر دیا۔

آپ کا پہلے اس کوچہ سے ناواقف ہونا ہر گز قابل اعتراض امر نہیں۔ ہر صاحب شریعت نبی پر جب خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی ہے تب اسے شرعی راستہ کا علم ہوتا ہے اس سے پہلے وہ اس راستہ سے واقف نہیں ہوتا۔ یہی بات اس جگہ بیان کی گئی ہے کہ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے ہمارے راستے کا علم نہیں تھا پھر ہم نے اپنے فضل سے تجھے وہ راستہ دکھادیا جس کی جستجو تیرے دل میں پائی جاتی تھی۔

ضَلَّ کے ایک معنے خفی وغائب کے بھی بتائے جا چکے ہیں ان معنوں کے لحاظ سے اس آیت میں خدا تعالیٰ اپنی قدرت اور مہربانی کا ثبوت دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے اور فرماتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ضحیٰ آئے گی۔ بڑی بڑی ترقیات اسلام اور مسلمانوں کو حاصل ہوں گی اور لوگ تیرے متعلق کہیں گے واہ وا کیا خوب آدمی تھا۔ کتنے بڑے کمالات اپنے اندر رکھتا تھا، کتنے بڑے فضائل اور محاسن کا مالک تھا۔ کس طرح اس نے دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا اور بھولی بھٹکی مخلوق کو خدا تعالیٰ کے آستانہ پر لا ڈالا۔ مگر ہم ان سے کہتے ہیں وہ غور کریں اور سوچیں کہ آخر تجھے کس نے چنا۔ کس نے دنیا کی ہدایت کے لئے تیرا انتخاب کیا، کون تھا جو تجھے گوشئہ گمنامی سے دنیا کے سامنے نکال کر لایا۔ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہماری نظر ہی تھی جس نے تجھے منتخب کیا۔ ہم نے دیکھا کہ ایک قیمتی موتی لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل پڑا ہے لوگ اس کی قدر و قیمت سے ناآشنا ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ وہ کس قدر آب و تاب رکھنے والا ہے ہم نے کان میں سے اس موتی کو نکالا اور اسے دنیا کے سامنے لا رکھا۔ ہم نے کفرستان میں ایک ہیرا پڑا ہوا دیکھا ایسا ہیرا جس کا کوئی ثانی نہیں تھا ہم نے کفرستان میں سے اس ہیرے کو اٹھایا اور انسانیت کے تاج میں لگالیا۔ آج تیری چمک کو دیکھ کر دنیا کی نگاہیں خیرہ ہو رہی ہیں۔ وہ تیرے حسن اور تیرے جلال اور تیرے کمال کو دیکھ کر رطب اللسان ہیں مگر وہ نہیں دیکھتے کہ یہ سب کچھ ہمارے فضل کا نتیجہ ہے۔ تو لوگوں کی نگاہوں سے بالکل غائب تھا اور دوسروں کا تو کیا ذکر ہے تو خود بھی نہیں جانتا تھا کہ تیرے اندر کون سے کمالات ودیعت کئے گئے ہیں۔ ہم تجھے نکال لائے اور تیری شوکت اور عظمت کو دنیا پر ظاہر کر دیا ورنہ اور کون تھا جو تیری مطرت صحیحہ کو پہچان سکتا۔ ہم ہی تھے جنہوں نے تجھے پہچانا اور گمنامی کے گوشوں سے نکال کر تجھے دنیا میں عزت کے ساتھ مشہور کر دیا۔

(تفسیر کبیر جلد ۹ صفحہ :۹۹-۱۰۰)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

دیکھو دراصل رَبَّنَا کے لفظ میں توبہ ہی کی طرف ایک باریک اشارہ ہے کیونکہ رَبَّنَا کا لفظ چاہتا ہے کہ وہ بعض اور ربّوں کو جو اس نے پہلے بنائے ہوئے تھے ان سے بیزار ہو کر اس رب کی طرف آیا ہے اور یہ لفظ حقیقی درد اور گداز کے سوا انسان کے دل سے نکل ہی نہیں سکتا۔ رب کہتے ہیں بتدریج کمال کو پہنچانے والے اور پرورش کرنے والے کو۔ اصل میں انسان نے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ اپنے حیلوں اور دغابازیوں پر اسے پورا بھروسہ ہوتا ہے تو وہی اس کے رب ہوتے ہیں اگر اسے اپنے علم کا یا قوت بازو کا گھمنڈ ہے تو وہی اس کے رب ہیں۔ اگر اسے اپنے حسن یا مال و دولت پر فخر ہے تو وہی اس کا رب ہے غرض اس **طرح کے** ہزاروں اسباب اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ **جب تک** ان سب کو ترک کر کے ان سے بیزار ہو کر اس واحد لاشریک سچے اور حقیقی رب کے آگے سر نیاز نہ جھکائے اور ربنا کی پردرد اور دل کو پگھلانے والی آوازوں سے اس کے آستانہ پر نہ گرے تب تک وہ حقیقی رب کو نہیں سمجھا۔ پس جب ایسی دلسوزی اور جانگدازی سے اس کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کرتا اور اسے مخاطب کرتا ہے کہ ربنا یعنی اصلی اور حقیقی رب تو تو ہی تھا مگر ہم اپنی غلطی سے دوسری جگہ بھٹکتے پھرتے رہے۔ اب میں نے ان جھوٹے بتوں اور باطل معبودوں کو ترک کر دیا ہے اور صدق دل سے تیری ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں۔ تیرے آستانہ پر آتا ہوں۔

غرض بجز اس کے خدا کو اپنا رب بنانا مشکل ہے جب تک انسان کے دل سے دوسرے رب اور ان کی قدر و منزلت و عظمت و وقار نکل نہ جاوے تب تک حقیقی رب اس کی ربوبیت کا ٹھیکہ نہیں اٹھاتا۔

بعض لوگوں نے جھوٹ ہی کو اپنا رب بنایا ہوا ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہمارا جھوٹ کے بدوں گذارہ مشکل ہے بعض چوری و راہزنی اور فریب دہی ہی کو اپنا رب بنائے ہوئے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ اس راہ کے سوا ان کے واسطے کوئی رزق کا راہ ہی نہیں۔ سو ان کے ارباب وہ چیزیں ہیں۔ دیکھو ایک چور جس کے پاس سارے نقب زنی کے ہتھیار موجود ہیں اور رات کا موقعہ بھی اس کے مفیدِ مطلب ہے اور کوئی چوکیدار وغیرہ بھی نہیں جاگتا تو ایسی حالت میں وہ چوری کے سوا کسی اور راہ کو بھی جانتا ہے جس سے اس کا رزق آسکتا ہے ؟ وہ اپنے ہتھیاروں کو ہی اپنا معبود جانتا ہے۔ غرض ایسے لوگ جن کو اپنی ہی حیلہ بازیوں پر اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے ان کو خدا سے استعانت اور دعا کرنے کی کیا حاجت ؟ دعا کی حاجت تو اسی کو ہوتی ہے جس کے سارے راہ بند ہوں اور کوئی راہ سوائے اس در کے نہ ہو۔ اسی کے دل سے دعا نکلتی ہے۔ غرض ربنا اتنافی الدنیا حسنة. ایسی دعا کرنا صرف انہیں لوگوں کا کام ہے جو خدا ہی کو اپنا رب جان چکے ہیں اور ان کو یقین ہے کہ ان کے رب کے سامنے اور سارے ارباب باطلہ ہیچ ہیں۔

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ : ۱۸۸-۱۹۰)

تُوْبُوْا مِنَ الْهَفَوَاتِ يُغْفَرْ ذَنْبُكُمْ

اپنی لغزشوں سے توبہ کرو تا تمہارے گناہ بخشے جاویں

هٰذَا زَمَانٌ قَدْ سَمِعْتُمْ ذِكْرَهُ	مِنْ خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ وَالْقُرْاٰنِ

یہ وہ زمانہ ہے جس کا تم ذکر سن چکے ہو۔ کس سے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قرآن سے

مَنْ فَاتَهُ هٰذَا الزَّمَانُ فَقَدْ هَوٰى	وَاخْتَارَ جَهْلًا وَّادِيَ الْخِذْلَانِ

جس کو یہ زمانہ فوت ہو گیا پس وہ نیچے گرا۔ اور اپنی جہالت سے وادی خذلان کو اس نے پسند کر لیا۔

كَمْ مِّنْ عَدُوٍّ يَّشْتِمُوْنَ تَعَصُّبًا	وَيَرَوْنَ اٰيَاتِيْ وَنُوْرَ بَيَانِيْ

بہت ایسے دشمن ہیں کہ محض تعصب سے گالیاں نکالتے ہیں۔ حالانکہ میرے نشان اور میرے بیان کا نور دیکھتے ہیں۔

وَ خَيَالُهُمْ يَطْفُوْ كَحُوْتٍ مَّيِّتٍ	لَا يَنْظُرُوْنَ مَوَاقِعَ الْاِمْعَانِ

اور ان کا خیال مردہ مچھلی کی طرح تیرتا ہے۔ غور کے موقعوں کو وہ نہیں دیکھتے۔

شَهِدَتْ لَهُمْ شَمْسُ السَّمَاءِ وَمِثْلُهَا	قَمَرٌ فَيَرْتَابُوْنَ بَعْدَ عِيَانِ

ان کے لئے آسمان کے سورج نے گواہی دی۔ اور ایسا ہی چاند نے۔ پس بعد مشاھدہ کے شک کرتے ہیں۔

خَرَجُوْا مِنَ التَّقْوٰى وَتَرَكُوْا طُرْقَهُ	بِوَسَاوِسٍ دَخَلَتْ مِنَ الشَّيْطَانِ

تقویٰ سے خارج ہو گئے اور تقویٰ کی راہ چھوڑ دی۔ بباعث ان وسوسوں کے جو شیطان کی طرف سے اس میں داخل ہوئے۔

يَامُكْفِرِيْ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَالْهُدٰى	اَلْيَوْمَ اُنْزِلْتُمْ بِدَارِ هَوَانِ

اے وے لوگو جو اہل سعادت کو کافر ٹھہراتے ہو آج تم ذلت کے گھر میں اتارے گئے۔

تُوْبُوْا مِنَ الْهَفَوَاتِ يُغْفَرْ ذَنْبُكُمْ	وَاللّٰهُ بَرٌّ وَاسِعُ الْغُفْرَانِ

اپنی لغزشوں سے توبہ کرو تا تمہارے گناہ بخشے جاویں۔ اور خدا تعالیٰ نکوکار، وسیع المغفرۃ ہے۔

قَدْ جَاءَ مَهْدِيُكُمْ وَظَهَرَتْ اٰيَةٌ	فَاسْعَوْا بِصِدْقِ الْقَلْبِ يَافِتْيَانِيْ

تمہارا مہدی آگیا اور عظیم نشان ظاہر ہو گیا۔ سوائے میرے جوانو! دلی صدق سے اسکی طرف دوڑو

نئی زمین نئے آسماں کی بات کرو

مرے حبیب مرے دِلستان کی بات کرو
امامِ مہدیٔ آخر زماں کی بات کرو

ہوا ہے وحیِ مقدس کا مہبط و مورد
بُروزِ ارضِ حرم قادیاں کی بات کرو

طلوعِ مہرِ ہدایت ہوا ہے عالم میں
تم اس کے نور کی تاب و تواں کی بات کرو

نزول اس کا ہوا قادیاں کی بستی میں
امامِ وقت مسیحِ زماں کی بات کرو

خزاں کا دَور چمن سے گیا بہار آئی
چمن کا ذکر کرو باغباں کی بات کرو

”سلام“ جس کو دیا ہے رسولِ عربی نے
خدا کے دین کے اس پاسباں کی بات کرو

یہ دَور اپنے ”براہیم“ کی تلاش میں تھا
خلیلِ خالقِ کون و مکاں کی بات کرو

نظامِ نَو کی ضرورت ہے پھر زمانے کو
نئی زمین نئے آسماں کی بات کرو

کیا ہے لشکرِ باطل کو منتشر جس نے
تم اس شجاع و جری پہلواں کی بات کرو

وہ جس نے مُردہ دلوں کو حیاتِ نَو بخشی
اسی مسیح نفس مہرباں کی بات کرو

سکھائی جس نے مسلماں کو پھر مسلمانی
تم اس مجدّد و صاحبقراں کی بات کرو

غلط ہے قِصّہ کسی کے فلک سے آنے کا
کرو خِرد کی نہ وہم و گماں کی بات کرو

غلامِ احمدِ موعود کی اطاعت میں
جھکاؤ سر کو نہ کچھ این و آں کی بات کرو

میں شادؔ اُن کی غلامی پہ ناز کرتا ہوں
مدام شکرِ خدائے جہاں کی بات کرو

(محمد ابراہیم شادؔ)

......☆......☆......☆......

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

﴿محترم مولوی برہان احمد ظفر ناظر نشرو اشاعت قادیان﴾

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ علیه وسلم اَصحَابِی کالنجوم فبایهم اقتدیتم اهتدیتم۔ یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کسی کی بھی پیروی کرو گے۔ ھدایت پاؤ گے۔ آنحضرت ﷺ کا یہ قول بہت ہی سچا اور حقیقی ہے ایک ایک صحابی کی زندگی اس لائق ہے کہ ان کے کردار کی نقل کی جائے کیونکہ وہ لوگ ایک کامیاب جینا جیئے اور ایسا ہونا بھی لازمی تھا آخر ان کا معلم کون تھا وہی تو تھا جس کے لئے اس کائنات کو تخلیق کیا گیا جس کے زیر سایہ رہ کر وہ روشنی ملتی ہے جس سے زندگی کامیابیوں سے ہمکنار ہوتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ”ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ ﷺ ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔“ (سراج منیر صفحہ: ۷۲)

جن صحابہ نے خود ایک عرصہ تک انحضرت ﷺ کے زیر سایہ تربیت پائی تھی یہ کیسے ممکن ہو سکتا تھا کہ وہ اس تربیت کے نتیجہ میں دنیا کے معلم نہ بنتے اور وہ ایسے کردار نہ چھوڑتے جو دوسروں کیلئے ھدایت کا موجب ہوئے۔

پہلے اسلامی مرکز دار ارقم میں جن اشخاص نے اسلام قبول کیا وہ بھی ابتدائی صحابہ میں شامل کئے جاتے ہیں۔ ان ہی اصحاب میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ عبدالدار میں سے تھے۔ اور بہت شکیل اور حسین تھے اور اپنے خاندان میں نہایت عزیز و محبوب سمجھے جاتے تھے۔ آپ کا خاندان متمول خاندان تھا آپ ہمیشہ عمدہ اور نرم لباس زیب تن کیا کرتے۔ آپ نے اسلام قبول کرنے سے قبل کبھی بھی تنگی کا زمانہ نہ دیکھا تھا۔ لیکن جس وقت آپ آنحضرت ﷺ کی غلامی میں داخل ہوئے آپ کے حالات یکدم بدل گئے۔ نرم اور عمدہ لباس کھردرا ہو گیا اور زمانہ کی اس قدر سختیاں جھیلیں کہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے جسم کی کھال تک کھردری ہو گئی تھی شدھمری میں اول المہاجرین جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے ارشاد پر حبشہ کی طرف ھجرت کی تھی ان میں آپ بھی شامل تھے۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان داعین الی اللہ میں سے تھے جو سب سے پہلے مبلغ اسلام تھے۔ اسلام کا نور جب یثرب (مدینہ) پہنچا اور وہاں کے بارہ اشخاص نے حج کے موقعہ پر مکہ آکر عقبہ مقام پر آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر بیعت

کی یہ بیعت تاریخ میں بیعت عقبہ اولیٰ کے نام سے مشہور ہے۔ جب یہ بارہ نو مسلم اشخاص مکہ سے رخصت ہونے لگے تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے درخواست کی کہ ان کو اسلامی تعلیم سے روشناس کروانے اور مشرک بھائیوں میں تبلیغ کرنے کے لئے ہمارے ساتھ کوئی معلم بھیجا جائے تو آپ نے مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے ساتھ بھجوایا ان دنوں اسلامی مبلغ قاری مقری کہلاتے تھے کیونکہ ان کا کام زیادہ تر قرآن شریف سنانا تھا۔ کیونکہ وہی تبلیغ اسلام کا بہترین ذریعہ تھا چنانچہ مصعبؓ بھی یثرب (مدینہ) میں مقریٰ کے نام سے مشہور ہو گئے۔

مصعب بن عمیرؓ نے مدینہ پہنچ کر اسعد بن زرارہ کے مکان پر قیام کیا جو مدینہ میں سب سے پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ اور ویسے بھی ایک نہایت مخلص اور بااثر بزرگ تھے۔ اور اسی مکان کو اپنا تبلیغی مرکز بنایا۔ اور اپنے فرائض کی ادئیگی میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ اور چونکہ مدینہ میں مسلمانوں کو اجتماعی زندگی نصیب تھی۔ اور تھی بھی نسبتاً امن کی زندگی اس لئے اسعد بن زرارہ کی تجویز پر آنحضرت ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو جمعہ کی نماز کی ہدایت فرمائی اس طرح مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کا آغاز ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں مدینہ میں گھر گھر اسلام کا چرچا ہونے لگا۔

مدینہ میں جب اسلام کا خوب چرچا ہو گیا تو اسعد بن معاذ کو یہ بُرا معلوم ہوا اور انہوں نے اسے روکنا چاہا۔ مگر اسعد بن زرارہ سے ان کی بہت قریب کی رشتہ داری تھی۔ یعنی وہ ایک دوسرے کے خالہ زاد بھائی تھے۔ اور اسعد مسلمان ہو چکے تھے۔ اس لئے اسعد بن معاذ خود براہ راست دخل دیتے ہوئے ڈرتے تھے۔ کہ کوئی بدمزگی نہ پیدا ہو جائے۔ لہذا انہوں نے اپنے ایک دوسرے رشتہ دار اسید بن الحُضیر سے کہا کہ اسعد بن زرارہ کی وجہ سے مجھے تو کچھ حجاب ہے مگر تم جا کر مصعبؓ کو روک دو کہ ہمارے لوگوں میں یہ بے دینی نہ پھیلائیں اور اسعد سے بھی کہہ دو کہ یہ طریق اچھا نہیں ہے۔ اسید قبیلہ عبد اور شہل کے ممتاز رؤساء میں سے تھے۔ حتی کہ ان کا والد جنگ بُعاث میں تمام اوس کا سردار رہ چکا تھا۔ اور سعد بن زرارہ کے پاس گئے اور مصعب سے مخاطب ہو کر غصہ کے لہجہ میں کہا۔ "تم کیوں ہمارے آدمیوں کو بے دین کرتے پھرتے ہو اس سے باز آ جاؤ ورنہ اچھا نہ ہو گا۔ پیشتر اس کے کہ مصعب کچھ جواب دیتے اسعد نے آہستگی سے مصعب سے کہا کہ یہ اپنے قبیلہ کے ایک بااثر رئیس ہیں۔ ان سے بہت نرمی اور محبّت سے بات کرنا۔ چنانچہ مصعبؓ نے بڑے ادب اور محبّت کے رنگ میں اسید سے کہا کہ "آپ ناراض نہ ہوں بلکہ مہربانی فرما کر تھوڑی دیر تشریف رکھیں اور ٹھنڈے دل سے ہماری بات سن لیں اور اس کے بعد کوئی رائے قائم کریں۔ اسید اس بات کو معقول سمجھ کر بیٹھ گئے اور مصعب نے انہیں قرآن شریف سنایا۔ اور بڑی محبت کے پیرایہ میں اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا۔ اسید پر اتنا اثر ہوا کہ وہیں مسلمان ہو گئے اور پھر کہنے لگے کہ میرے پیچھے ایک ایسا آدمی ہے کہ جو اگر ایمان لے آیا تو ہمارا سارا قبیلہ مسلمان ہو جائے گا۔ تم ٹھہرو میں اسے بھی یہاں بھیجتا ہوں۔ یہ کہہ کر اسید اٹھ کر چلے گئے اور کسی بہانے سے سعد بن معاذ کو مصعب بن عمیرؓ اور سعد بن زرارہ کی طرف بھجوا دیا۔ سعد بن معاذ آئے اور بڑے غضبناک ہو کر اسعد بن زرارہ سے کہنے لگے کہ دیکھو اسعد! تم اپنی قرابت داری کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہو اور یہ ٹھیک نہیں ہے اس پر مصعبؓ نے اسی طرح نرمی اور محبت کے

ساتھ ان کو ٹھنڈا کیا۔ اور کہا کہ آپ ذرا تھوڑی دیر تشریف رکھ کر میری بات سن لیں۔ اور پھر اگر اس میں کوئی چیز قابل اعتراض ہو تو بے شک رد کر دیں۔ سعد نے کہا ہاں یہ مطالبہ تو معقول ہے اور ایک نیزہ ٹیک کر بیٹھ گئے اور مصعب نے اسی طرح پہلے قرآن شریف کی تلاوت کی اور پھر اپنے دلکش رنگ میں اسلامی اصول کی تشریح کی۔ ابھی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ اسعد نے مسنون طریق سے غسل کر کے کلمہ شہادت پڑھ دیا اور پھر اسکے بعد سعد بن معاذ اور اسید بن الحضیر دونوں ملکر اپنے قبیلہ والوں کی طرف گئے۔ اور سعد نے ان سے مخصوص عربی انداز میں پوچھا کہ اے بنی عبد لاشہل تم مجھے کیسا جانتے ہو؟ سب نے یک زبان ہو کر کہا "آپ ہمارے سردار اور سردار ابن سردار ہیں۔ اور آپ کی بات پر ہمیں کامل اعتماد ہے۔ سعد نے کہا "تو پھر میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں جب تک تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لاؤ" اس کے بعد سعد نے انہیں اسلام کے اصول سمجھائے اور ابھی اس دن پر شام نہیں آئی تھی کہ تمام قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ اور سعدؓ اور اسید نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنی قوم کے بت نکال کر توڑ دیئے۔

اے شمع احمدیت کے پروانو حضرت مصعب بن عمیرؓ کا دعوت الی اللہ کا یہ کردار تم کو تمہارے فرض کی یاد دلاتا ہے۔ اگر آغاز اسلام میں دعوت الی اللہ کے بوجھ کو ان صحابہ نے اٹھایا اور خدا کے اس پیغام کو لیکر دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئے تو آج اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے موقعہ پر یہ ذمہ داری آپ کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے ہاں ہاں آپ کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے آج ہر احمدی کو خواہ جوان ہو بچہ ہو یا بوڑھا مرد ہو یا عورت صحابہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس عزم کے ساتھ آگے بڑھے کہ:

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کے جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمین کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں۔

اے احمدیت کے پروانو! یاد رکھو اگر آج سے چودہ سو سال پہلے بت کے پجاریوں نے بت اپنے ہاتھوں سے توڑے تھے تو تمہارے پاک دلوں سے نکلنے والی دعائیں اور اولو العزمی اور کوشش آج بھی بتوں کے پجاریوں کو بت اپنے ہاتھ سے توڑنے پر مجبور کر دے گی۔ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز ہمیں بار بار اس اہم فریضہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"روحوں کو چین نصیب نہیں ہو سکتا جب تک ہر گرجے کو خدائے واحد کی پرستش کے لئے دوبارہ وقف نہ کر دیں ہمیں چین نہیں پڑیگا۔ دیکھو کس شان سے حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے مکے سے بتوں کو نکالا تھا جو سینکڑوں سال سے وہاں آباد تھے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴/ اکتوبر ۱۹۸۴ء)

خدا تعالیٰ نے آنخضرت ﷺ کو ایسے سچے عاشق عطا فرمائے تھے کہ انہوں نے دین اسلام کی خاطر اپنی جانیں تک دینے سے گریز نہ کیا۔ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے سچے عاشقوں میں حضرت مصعب بن عمیرؓ بھی شامل ہیں۔

جنگ احد کا واقعہ ہے مسلمان وشمنوں کے ساتھ میدان کارزار میں رن کر رہا تھا اور دشمن مسلمانوں کے حملہ کی تاب نہ لا کر میدان چھوڑ چکا تھا اور مسلمانوں نے یہ سمجھ کر کہ فتح حاصل ہو چکی ہے۔ ایک خاص درہ پر متعین اصحاب نے درہ کو چھوڑ دیا جن کو آنخضرت ﷺ نے وہاں متعین کیا تھا۔ خالد بن

ولید جب میدان چھوڑ کر بھاگ رہے تھے۔ تو ان کی نظر اس درہ پر پڑی اور واپس اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے مسلمان پر حملہ کر دیا مسلمان اس اچانک حملہ سے گھبرا گئے اور بھاگنے لگے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ مسلمانوں کے علمبردار تھے۔ قریش کے ایک سپاہی نے حضرت مصعب بن عمیرؓ پر حملہ کیا۔ اور اپنی تلوار کے وار سے آپ کا دایاں ہاتھ کاٹ گرایا۔ مصعب نے فوراً دوسرے ہاتھ میں جھنڈا تھام لیا۔ اور اس کے مقابلہ کے لئے آگے بڑھے مگر اس نے دوسرے وار میں آپ کا دوسرا ہاتھ بھی قلم کر دیا۔ اس پر مصعب نے اپنے دونوں کٹے ہوئے ہاتھوں کو جوڑ کر گرتے ہوئے اسلامی جھنڈے کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ اور اسے اپنی چھاتی سے چمٹالیا۔ ابن قمید کے تیسرے وار پر آپ اسی حالت میں شہید ہو گئے۔

معزز قارئین یہ تھے ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے سچے غلام حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جنہوں نے بڑے صدق وفا کے ساتھ لوائے اسلام کو تھاما اور اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر اس لواہ سے چپکے رہے۔ آج وہ لوائے اسلام اور لوائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے آپ لوگوں کے ہاتھوں میں تھمایا۔ آج اس لوائے اسلام کے علمبردار تم ہو اس کی حفاظت میں اگر جام شہادت بھی نوش کرنے پڑیں تو خوشی قبول کریں۔ اگر آپ صحابہ کی جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو لازماً ان کی طرح کا صدق دکھانا ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیرؓ کو سامنے سے آتے ہوئے دیکھا۔ وہ بھیڑ کی کھال پہنے ہوئے تھے۔ اور اسے کمر سے باندھ رکھا تھا۔ حضور نے فرمایا اس شخص کی طرف دیکھو یہ وہ ہے کہ اللہ پاک نے اس کے دل کو روشن کر دیا ہے۔ میں نے اس کو دیکھا تھا۔ جب یہ اپنے ماں باپ کے پاس تھا۔ صبح اور شام اسے اچھے سے اچھا کھلاتے پلاتے تھے۔ اور میں نے اس پر ایک ایسا جوڑا دیکھا تھا جو دو سو درھم کی قیمت میں اس کے لئے خریدا گیا تھا۔ اسے اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت نے اس حالت کی طرف بلا لیا۔ جسے تم دیکھ رہے ہو ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے آپ کے بدن پر ایک ایسا کپڑا دیکھا جس پر کئی پیوند لگے ہوئے تھے۔ آپ کو فوراً ان کا پہلا زمانہ یاد آ گیا اور آپ چشم پر آب ہو گئے۔ ابن حبان سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہادت کا جام نوش کیا اس وقت ایک کپڑے کے بغیر آپ کے پاس کچھ نہ تھا۔ جب اس کپڑے سے آپ کے سر کو ڈھانکتے تو پیر ننگے ہو جاتے اور جب پیر ڈھانکتے تو سر ننگا ہو جاتا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سر کو ڈھانپ دو اور پیروں پر گھاس ڈال دو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک عربی شعر میں ایسے ہی صحابہ کے متعلق فرماتے ہیں:

تَصَدَّوْا لِدِینِ اللّٰہِ صِدْقًا وَّ طَاعَۃً
لِکُلِّ عَذَابٍ مُّحْرِقٍ اَوْ مُدَمِّرٍ

یعنی وہ (اصحاب) دین الٰہی کی خاطر صدق اور اطاعت سے ہر جلانے والے یا مہلک عذاب کے اٹھانے کے لئے تیار ہو گئے رضی اللہ عنہم ورضوعنہ۔ (جاری)

نماز کو قائم کریں اور اپنے دوستوں اور حلقہ احباب کو نماز قائم کرنے کی تلقین کرتے رہیں۔ (شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

یوروپ پر مسلمانوں کے علمی احسانات

قسط: 5

از قلم محمد زکریا ورک کنگسٹن کینیڈا

علم ہیئت

مسلمان سائینسدانوں نے علم ہیئت میں سب سے بڑا کام جو کیا وہ آلہ اصطرلاب (Astrolabe) کی ایجاد تھی یہ گویا اس زمانہ کا کمپیوٹر تھا یوروپ میں تیرہویں صدی کے بعد کے کئی ایک اصطرلاب برٹش میوزیم میں محفوظ ہیں اصفہان کے احمد ابن ابراہیم نے ۹۸۴ء میں اصطرلاب بنایا جو آکسفرڈ میوزیم میں محفوظ ہے طلیطلہ کے ایک کاریگر ابراہیم بن سعید السہلی نے ۱۰۶۶ء میں ایک منقوش اصطرلاب بنایا جو وکٹوریا میوزیم میں موجود ہے آکسفرڈ کے مرٹن کالج میں وہ اصطرلاب موجود ہے جو مشہور شاعر چاسر نے استعمال کیا تھا۔ اس آلہ کی مدد سے عربوں نے ستاروں کے جدول (زج) تیار کئے۔ ستاروں کے نام تجویز کئے۔ جیسے عقرب۔ الجدی۔ الطائر، زجاجہ۔ الدبران۔ ذنب وغیرہ انہوں نے کئی ملکوں عراق، شام، ایران، سمرقند میں رصدگاہیں تعمیر کیں بلکہ رصدگاہ بنانیکا سہرا مسلمانوں کے سر ہے انہوں نے آفتاب و ماہتاب کی روشنی۔ زمین کی حرکت، جیسے مسائل پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سال وماہ کی مدت مقرر کی۔ کسوف وخسوف کے اسباب بتلائے۔ الزرقالی (م۱۰۸۰ء) نے بتلایا کہ سیاروں کے مدار بیضوی ہیں یعنی وہ حرکت کرتے ہوئے انڈے کی شکل کا دائرہ بناتے ہیں جو کہ ایک انقلابی نظریہ تھا۔ علی ابن یونس مصری نے ۱۰۰۹ء میں وقت کی پیمائش کیلئے پنڈولم ایجاد کیا۔ عمر خیام نے ۱۰۷۴ء میں ایران کے کیلنڈر کی اصلاح کی جسکے مطابق ۳۷۷۰ برس میں ایک دن کا فرق پڑتا ہے یہ یوروپ کے گریگورین اور جولین کیلنڈر سے ہزار درجہ بہتر تھا۔ اسکی کتاب الجبر والمقابلہ کا مطالعہ قرون وسطی میں یوروپ کے تمام ممالک میں کیا جاتا تھا اس کتاب میں اس نے ریاضی کا ایک ایسا مسئلہ حل کیا جسکا نام اب یوروپ میں Pascal's triangle ہے الجبر کا فرنچ ترجمہ ۱۸۵۷ء میں ہوا۔ اس نے Binomial theorem & coefficients ایجاد کئے۔ جیومٹری میں اس نے Theory of parallel lines پیش کی جسکو یوروپ کے نامور ریاضی دان ڈیکارٹ Descartes نے بھی استعمال کیا۔ ہیئت میں اسکی کتاب زج ملک شاہی اور رسالہ مختصر طبعیات مشہور تھی۔

ابو العباس الفرغانی۔ بہت بڑا ہیئت دان تھا وہ خلیفہ مامون الرشید کا منجم تھا اس نے ہیئت پر مندرجہ ذیل کتابیں لکھیں اصول علم النجوم۔ المدخل الی علم ہیئت افلاک۔ کتاب الحرکات السماویہ وجوامع علم النجوم آخری کتاب کا ترجمہ جیرارڈ آف کریمونا نے کیا جو ۱۵۳۷ء میں نیورنبرگ ۱۵۴۶ء پیرس ۱۵۹۰ء فرانکفرٹ اور ۱۶۶۹ء میں ایمسٹرڈیم سے شائع ہوا۔

۱۴۹۳ء میں اسکا سپینش ترجمہ بھی شائع ہوا۔

اسحٰق الکندی کی علم ہیئت میں یہ کتابیں قابل ذکر ہیں۔ کتاب فی لمناظر الفلکیۃ۔ رسالہ فی کیفیات نجولمیۃ۔ کتاب فی امتناع مساحۃ الفلک الاقصیٰ۔ رسالہ فی رجوع الکواکب۔ رسالۃ فی مطرح الشعاع۔ ابو مشعر بلخی (م۸۸۶ء)Albumasar خلیفہ معتمد 870-892 کے بھائی کا منجم تھا اسنے ہیئت پر ۲۴ کتابیں لکھیں جیسے کتاب ہیئت الفلک۔ کتاب اثبات النجوم۔ زیج الکبیر زیج الصغیر انکو لاطینی میں ایڈیلارڈ نے ڈھالا۔ البا طنی (م۹۲۹ء) نے بیالیس برس تک آسمان کا مطالعہ کر کے کتابیں تصنیف کیں کتاب لزیج۔ مطالعہ البروج۔ رابرٹ آف چیسٹر نے الباطنی کی کتاب کا ترجمہ لاطینی میں کیا مگر وہ گم ہو چکا ہے ایک سو سال بعد اسکا سپینش ترجمہ ہوا جو پلیٹو آف ٹیوالی نے کیا اور ۱۵۳۷ میں طبع ہوا۔ نالینو نے ۱۸۹۹ء میں میلان سے عربی اور لاطینی ترجمہ اکٹھا تین جلدوں میں شائع کیا (سارٹن کی کتاب، صفحہ : ۶۰۳) یورپ کی نشاۃ ثانیہ میں الباطنی کی کتاب بنیادی اور اہم تھی جارج سارٹن کا کہنا ہے کہ اسکے ستاروں کے مشاہدات accuracy of remarkable range تھے سپین کی سکوریال لائبریری میں اسکی عربی میں زج محفوظ ہے ایک اور یورپین مصنف راجیومانٹینس Ragiomonta-nus نے الباطنی کی زج کی مدد سے دنیا کا نقشہ تیار کیا جسکی رہنمائی سے کرسٹوفر کولمبس نے امریکہ دریافت کیا۔

قرون وسطیٰ کا ہر عالم ہیئت دان بھی تھا ہر فاضل نے ہیئت پر کوئی نہ کوئی کتاب لکھی اٹلی کے کارلونلینو C.a. Nallino نے عرب ہیئت دانوں کے حالات زندگی چار جلدوں میں شائع کیے جسکا عربی ترجمہ علم الفلک عند العرب فی القرون الوسطیٰ مصر سے شائع ہو چکا ہے۔

قرون وسطیٰ میں علم ہیئت کے تمام اوزار اور جدولین اسلامی ممالک سے یورپ آئے تھے پھر اس سائینس کی تمام ٹرمینالوجی عربی زبان سے اخذ تھی بڑے بڑے ہیئت دانوں جیسے الباطنی۔ الفرغانی۔ البیرونی، ابن سینا۔ الزرقالی، الطوسی۔ الوغ بیغ کی کتابوں کے تراجم لاطینی اور عبرانی میں ہوئے جیسے الباطنی کی کتاب کا ترجمہ Stellarum Die Scientia کے عنوان سے بارہویں صدی میں ہوا۔ یہ ۱۵۳۷ میں نیوزبرگ میں طبع ہوئی یہ ترجمہ ویٹکن کی لائبریری میں نایاب کتابوں کے حصہ میں اب تک محفوظ ہے اس کی ستاروں کی ''زج'' والی کتاب روم سے ۱۸۹۹ء میں شائع ہوئی اسنے ستاروں کے مشاہدات اور مطالعہ سے یہ بات کہی کہ سورج کو گرہن ہر سال لگتا ہے ۱۷۴۹ء میں یورپ کے ماہر ہیئت Dunthom نے اسکی تھیوریز کی مدد سے چاند کے بارے میں تھیوری پیش کی جسکا نام secular acceleration of the movement of the moon ہے۔ اس نے نئے چاند کے دیکھنے کی پیشگی تاریخ معلوم کرنیکا طریقہ بتلایا۔ الباطنی نے ایک سال کی مدت ۳۶۵ دن۔ پانچ گھنٹے۔ ۴۸ منٹ اور ۲۴ سیکنڈ دی ہے دنیا کے بیس نامور ہیئت دانوں میں اسکا نام بھی شامل ہے وہ پہلا شخص تھا جسنے اپنی تحقیق میں Cotangent sine & cosine, tangent کی اصطلاحیں استعمال کیں اپنی ریسرچ میں اس نے جائے جیومیٹری کے ٹریگانومیٹری کا استعمال کیا۔ اس نے ستاروں کی حرکت پر کتاب لکھی جسکا لاطینی ترجمہ ۱۱۱۶ میں ہوا جبکہ اسکا پرنٹ ایڈیشن ۱۵۳۷ء میں منظر عام پر آیا۔

ابو اسحٰق الزرقالی (م۱۰۸۷ء) کے Toledan Tables کا ترجمہ بارہویں صدی میں ہوا اسنے اصطرلاب

موسومہ الصفیحہ ایجاد کیا جسکے بنانیکی تفصیل کا ترجمہ عبرانی میں اور اطالوی میں ہوا۔ لاطینی ترجمہ جیرارڈ Gherardo Cremonese نے کیا سپانوی میں ترجمہ سپین کے بادشاہ الفونسود ہم نے کیا۔ تمام یوروپ میں یہ کتاب اس موضوع پر اتھارٹی تھی کوپرنیکس جیسے عالم نے اپنی کتاب-Die Revol utionibus میں الزرقالی اور البا طنی کے علمی احسانات کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اس نے بہت سے انسٹرومنٹس بنائے جو اپنے زمانے کے اعلیٰ ترین تھے اصطرلاب بنانے پر جو مقالہ اس نے لکھا اسکا حوالہ کوپرنیکس نے اپنی کتاب میں دیا ہے۔ اسکے ٹریگانو میٹری کے جدول کا ترجمہ ۱۵۳۴ء میں نیورنبرگ سے طبع ہوا۔

ابو القاسم الجر یطی (م ۱۰۰۷) نے الخورزمی کے زج کو ایڈٹ کیا ایڈیلارڈ نے اسکا ترجمہ بارہویں صدی میں کیا اسنے اصطرلاب کی صنعت پر رسالہ لکھا جسکا لاطینی ترجمہ کیا گیا ریاضی میں اسنے المعاملات لکھی جو اکاؤنٹنگ سے متعلق ہے۔

الخورازمی کے زج کا ترجمہ Adelard of Bath نے ۱۱۲۶ میں کیا سپین کے ہیئت دانوں میں سے البطروجی کی "کتاب الہیئت" کا عبرانی ترجمہ تیرویں صدی میں موسیٰ بن طبون اور لاطینی ترجمہ کیا وھس نے کیا۔ اس کتاب کا آخری ایڈیشن ۱۵۳۱ء میں یوروپ سے شائع ہوا۔

حجاج ابن مطار (م ۸۳۳ء) خلیفہ ہارون الرشید کے زمانہ میں بغداد میں رہتا تھا اسنے بطلیموس کی کتاب Megala Syntaxis کا سب سے پہلا ترجمہ کتاب المجسطی کے عنوان سے کیا اصل یونانی نوکب سے گم ہو گیا مگر یہ عربی میں اب تک محفوظ ہے۔

ابو الحسن ابن یونس (۹۵۰-۱۰۰۹) نے بہت سی اسٹرونامیکل آبزرویشن قاہرہ کی رصد گاہ میں کیں اس موضوع پر اسکی کتاب الزج الکبیر الحاکمی ہے کتاب میں ستاروں کے مشاہدات کی فہرست ہے اس زج کی تکمیل میں اسکو سترہ سال لگے۔ نیز تیس چاند گرہن کے بھی ذکر ہے جن کے مطالعہ سے امریکی ہیئت دان سائمن نیوکومب -Simon New comb 1835-1909 نے اپنی "لونر تھیوری" پیش کی فرنچ مصنف Sedillot نے اس کا فرنچ ترجمہ کیا۔ ابن الہیثم 965-1039 کی علم ہیئت میں کتاب Resume of Astronomy تھی جسمیں اس نے کروں کی حرکت کا فزیکل ماڈل پیش کیا یوروپ میں اس کتاب کا اثر جوہانس کیپلر کے زمانہ تک رہا نا صر الدین الطوسی بھی اس کتاب سے متاثر تھا ابوریحان البیرونی نے ۱۰۰۰ء میں کتاب القانون المسعودی فی الہیئت النجوم لکھی جسمیں ہیئت اور ٹریگانومٹری کے نئے نئے تھیورم پیش کئے ابن سینا نے ایران میں اپنی تحقیق ایک رصد گاہ میں کی جسکے آثار قدیمہ اب بھی ملتے ہیں اس نے ہیئت کے اوزار (Vernier) بنائے اس نے Venus کا کرہ ۲۴ مئی ۱۰۳۲ کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور کہا کہ یہ کرہ بجائے سورج کے زمین کے نزدیک ہے اسٹرنومی کی کتابوں میں اس کا سہرہ انگلش اسٹرنومر جرمیا ہیراکس Jeremia Horrocks کو دیا گیا ہے جو اس نے ۱۶۳۹ء میں کیا تھا۔ ابن سینا نے علم ہیئت فزکس اور میڈیسن کے سائنسی مسائل کے حل کیلئے ریاضی کا استعمال کیا اس نے اقلیدس کی کتاب ایلیمنٹس کا ترجمہ کیا اسٹرانومی میں اسکی کتابیں یہ ہیں مقالہ فی ہیئت الارض مقالہ فی کیفیت الرصد قیام الارض فی الوسط۔ مقالہ فی اجرام سماویہ۔

نصیر الدین الطوسی 1201-1274 نے علم ہیئت میں کتاب تذکرہ فی علم الہیئت لکھی اسکا لاطینی ترجمہ Figura

Cata کے نام سے چودہویں صدی میں ہوا۔ اس کتاب میں اس نے بہت سی پرانی تھیوریز پر تنقید کی اس کتاب میں اسنے اپنا کروی ماڈل Planetary model پیش کیا جس کے بعد کوپرنیکس نے اپنا ماڈل صدیوں بعد پیش کیا۔ طوسی نے مراغہ (آزربائیجان) ۱۲۶۲ء میں آبزرویٹری تعمیر کی جس میں علاوہ دوسرے اسٹرومنٹس کے ایک بارہ فٹ لمبا قواڈرنٹ اور ایک azimuth تھا جسے اس نے خود ایجاد کیا تھا اسنے بارہ سال کی محنت کے بعد "زج الخانی" تیار کی جسمیں ۹۹۰ ستاروں کی کیٹلاگ ہے "تذکرہ" میں اس نے چاند اور کروں کی حرکت (مرکری اور وینس) پر بطلیموس کے فرمودہ نظریات پر کڑی تنقید کر کے ایک جدید سسٹم تجویز کیا جس کے مطابق کروں کے مدار بیضوی بنتے تھے اس کو بنیاد بنا کر جوہانس کیپلر Kepler نے اپنا جدید نظریہ heliocentric system (یعنی آفتاب کا مرکزی ہونا) پیش کیا تھا۔

(Albiruni-commemorative volume page 566, کتاب)

طوسی سے یونیفارم سرکولر موشن کا تھیورم پیش کیا جسکو کوپرنیکس نے بھی دریافت کیا۔

سلطان الوغ بیگ (م ۱۴۴۹ء) ترکستان کا امیر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مسلمہ ریاضیدان اور ہیئت دان بھی تھا سمرقند میں اسنے ایک زبردست **رصدگاہ** تعمیر کی جو ۱۲۰ فٹ اونچی۔ **اسکا قطر ۲۵۰** فٹ۔ **اسکی شیپ گول** تھی رشین ماہرین آثار **قدیمہ** نے اسکے آثار ۱۹۰۸ء میں تلاش کئے اسکی تصوری فریڈ ہوٹیل کی کتاب اسٹرونومی نیویارک ۱۹۷۲ میں موجود ہے۔

اس رصدگاہ میں sextant, astrolabe, armillary sundials استعمال ہوتے تھے الوغ بیگ نے کتاب زج الجدید سلطانی لکھی جسکا انگلش ترجمہ Tables of Planetary motions کے نام سے ۱۹۱۷ء میں ہوا۔ جارج سارٹن نے اسلامی دنیا میں اس زج کو master-piece of observatinal astronomy کہا ہے۔ اسکی زج کا لاطینی ترجمہ ۱۶۵۰ء میں جے گریوز نے لنڈن سے شائع کیا جبکہ اس کے دیباچہ کا فرنچ ترجمہ ۱۸۴۶ء میں سیڈی لاطہ Sedillot نے کیا۔ زج الجدید میں ۹۹۲ ستاروں کی کیٹلاگ دی گئی ہے۔

سپین کے شہر ویلنسیا کے باشندے ابراہیم السہدی نے ۱۰۸۱ء میں ایک گلوب celestial globe تعمیر کیا جسکا ڈایا میٹر ۵۔۸۱ انچ تھا اس کی سطح پر ایک ہزار ستاروں کا محل وقوع کندہ angrave تھا پھر اشبیلیہ شہر کی **جامع مسجد کا مینار** جسکا نام جیرالڈا Giraida of Seville ہے **اور جواب** کیتھڈرل کا حصہ ہے یہ تین سو فٹ اونچا مینار تھا انسان **گھوڑے** پر سوار ہو کر اس کی چوٹی تک جا سکتا تھا۔ یہاں بیٹھ کر مشہور مسلمان ہیئت دان جابر ابن افلاح نے اپنی کتاب اصلاح المجطی کے لئے ستاروں کے مشاہدات ۱۲۴۰ میں کئے یہ کتاب بھی یوروپ میں مقبول عام تھی۔

عبدالرحمٰن صوفی (م ۹۸۶ء) اپنے دور کا عظیم اسٹرنومر تھا وہ سلطان عضدالدولہ کا ٹیچر تھا اسنے کتاب لکھا کب Book of fixed stars تصنیف کی اس کتاب کو سارٹن نے علم ہیئت کا ماسٹر پیس کہا ہے اسکا فرنچ ترجمہ سیٹ پیٹرزبرگ سے ۱۸۷۴ء میں طبع ہوا۔ (جاری)

اعلان

تمام قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ ماہانہ کارگزاری رپورٹ بروقت بھجوایا کریں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْر

(جماعت احمدیہ آسنور (کشمیر) میں قبول احمدیت کی دلچسپ داستان اور ایمان افروز واقعات)

﴿مرسلہ عزیز تصدق حسین زاہد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان﴾

انیسویں صدی عیسوی اور تیرہویں صدی ہجری کے آخر سے، جس زمانہ سے کہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی علیہ السلام نے دعوای مسیحیت و مہدویت شائع فرمایا دنیائے اسلام کا نیا دور شروع ہوتا ہے جسے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا دور کہتے ہیں۔

احمدیت سے تیرہ سو سال قبل ریاست جموں و کشمیر میں اسلام کی اشاعت سے ایک نیا دور شروع ہوا تھا جبکہ ریاست میں اسلام نے نامساعد اور تاریک حالات میں قدم رکھا تھا۔ مگر بعد میں رفتہ رفتہ غیر معمولی اور ہمہ گیر انقلاب کا باعث بنا اور صدیوں تک مسلمانوں کی حکومت بھی یہاں قائم رہی اور اسوقت ریاست جموں وکشمیر میں ۸۵ فیصد سے زیادہ مسلم آبادی موجود ہے۔

روحانی اور مذہبی تحریکوں کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ انتہائی مخالف حالات میں شروع ہوتی ہیں مگر رفتہ رفتہ اپنے اثرات وسیع کرتے ہوئے غیر معمولی انقلاب کی باعث بن جاتی ہیں۔ اسی طرح احمدیت بھی ریاست میں انتہائی ناسازگار اور مخالف حالات میں آئی اور ان مشکلات کے باوجود رفتہ رفتہ پھیلتی اور مذہبی علمی بیداری کا باعث بن گئی۔ ابھی احمدیت کو شروع ہوئے قلیل عرصہ گزرا ہے مگر وقت آرہا ہے کہ احمدیت ہمہ گیر انقلاب لائے گی۔ اور ریاست میں ترقی کے ایک عظیم الشان دور کی اسی طرح موجب بنے گی جس طرح اس سے قبل اسلام کی اشاعت ریاست میں ترقی کے عظیم الشان دور کی موجب ہوئی۔

احمدیت جن مخالف حالات میں ریاست میں شروع ہوئی تھی اس کے پیش نظر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک دن اتنا بڑا درخت بن جائے گا۔ اور اس درخت کی شاخیں ریاست کے اطراف واکناف میں پھیل جائیں گی۔ اور اس کے شیریں پھلوں سے نیک فطرت لوگ لطف اندوز ہونگے۔ جس طرح اس سے قبل اسلام کے شیریں پھلوں سے لطف اندوز ہوئے تھے۔

اس ریاست میں صرف روحانیت ہی نہیں ہے بلکہ ظاہری حسن وجمال بھی اسکی زیب و زینت کا موجب ہے۔ اس کے آبشاروں اور کوہساروں سے محظوظ ہو کر کسی پروانے نے کہا تھا۔

اگر فردوس بر روئے زمیں است
وہمیں است وہمیں وہمیں است

یعنی اگر زمین پر کہیں جنت الفردوس ہے تو وہ اسی وادی میں ہے۔

اس وادی میں میرا آبائی گاؤں بھی ہے جو کہ پہاڑوں کے دامن میں واقع ہے۔ ابتداء میں اسکا نام ناسنور تھا مگر بعد میں حضرت مصلح موعودؓ نے اس کا نام بدل کر آسنور رکھا۔ حضورؓ کئی ماہ تک اس گاؤں میں سکونت پزیر رہے۔ اور قدرت کے مناظر کا بھرپور مشاہدہ کیا۔ یہاں پر آپؓ نے کئی خطبات سے

عوام الناس کو مستفید کیا یہاں تک کہ خطبہ عید بھی دیا جسکا ذکر خطبات محمود میں کیا گیا ہے مگر بد قسمتی سے وہ قلمبند نہیں کیا گیا۔ اس گاؤں کے احمدیوں سے خوش ہو کر آپؓ نے اس کو "چھوٹا قادیان" کے اعزاز سے نوازا ہے۔

آسنور میں احمدیت حاجی عمر ڈار رضی اللہ عنہ سے پھیلی آپؓ نے ۱۸۹۴ء میں بیعت کی۔ آپ کی تجارت سیالکوٹ میں تھی۔ اور آپکا اپنے ہم زلف رمضان بٹ محلہ کشمیریاں کے پاس آنا جانا تھا۔ اس محلہ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ رہتے تھے۔ گویا ان سے بھی دوستانہ تعلقات تھے۔ حاجی محمد عمر ڈار صاحبؓ حج کعبہ کی نیت سے گھر سے نکلے۔ ممبئی پہنچے تو معلوم ہوا کہ راستہ بند ہے۔ آپ واپس پھر سیالکوٹ آگئے۔ اور مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی تحریک پر ان کے ساتھ قادیان چلے گئے۔ حضرت مسیح موعودؑ سے ملاقات ہوئی اور آپ درس میں شامل ہوئے۔ درس میں حضورؑ نے فرمایا۔ بعض لوگ حج بھی کرتے ہیں۔ نماز بھی پڑھتے ہیں۔ روزہ بھی رکھتے ہیں مگر رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں رکھتے۔ خواجہ صاحب کا اپنے بھائی کے ساتھ زمین کا جھگڑا تھا۔ آپؓ اس درس سے بڑے متاثر ہوئے اور وہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اپنے بھائیوں کے ساتھ زمین کا جھگڑا ختم کر دیا۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد خواجہ عمر ڈار صاحب رضی اللہ عنہ کی روحانیت میں بڑا انقلاب آیا۔ آپ نے ۱۹۰۷ء میں قرآن مجید قادیان ہی میں پڑھا۔ ریاست میں تعلیمی پسماندگی تھی اسلئے ان پڑھ ہی تھے مگر احمدیت کے بعد ہر لحاظ سے ترقی کی۔ تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ آپ علاقہ کے رؤساء میں شمار ہوتے تھے اس لئے آپ کی تبلیغ سے سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد آپؓ کو حج کرنے کی بھی توفیق ملی اگرچہ پہلے ممبئی پہنچ کر راستہ بند ہونے کی وجہ سے واپس آگئے تھے۔ (الحکم ۲۱ ستمبر ۱۹۳۴ء بحوالہ تاریخ احمدیہ جموں وکشمیر صفحہ: ۳۱)

بعض اور صحابیوں کا ذکر

حضرت انور ملک صاحبؓ

آپؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خطبہ الہامیہ سننے والوں میں سے تھے۔ آسنور کی مسجد کے مؤذن رہے ان پڑھ تھے مگر کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سننے کا شوق رکھتے تھے۔ تہجد گذار تھے۔ خلافت اولیٰ میں فوت ہوئے۔

(تاریخ احمدیہ جموں وکشمیر صفحہ: ۳۲)

حضرت خواجہ عبدالرحمٰن میرؓ

آپؓ نے ۱۹۰۱ء میں اپنے والد میر حبیب اللہ صاحب ساکن گاگرن کے ساتھ پیدل پہنچ کر بیعت کی۔ قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی اسکول سے میٹرک کیا۔ علی گڑھ یونیورسٹی سے بی۔اے۔ کیا۔ گذشتہ ۴۸ء ۴۹ء میں کشمیر میں فسادات کے بعد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی کی نظر انتخاب آپ پر پڑی اور حضورؓ نے آپؓ کو کشمیر کی ساری جماعتوں کا امیر مقرر فرمایا۔ (الفضل ۲۶ر دسمبر ۱۹۵۰ء)

خواجہ صاحب مرحوم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ہم عمر تھے اور کلاس فیلو بھی۔ روایت ہے کہ اسکول جاتے ہوئے بچپن میں حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کا بستہ خواجہ صاحب مرحوم اٹھایا کرتے تھے۔ اس تعلق کا خواجہ صاحب مرحوم ہمیشہ فخریہ اظہار کرتے اور حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کے نام خط لکھتے ہوئے لکھتے "حضور کا بستہ بردار"۔

(بحوالہ تاریخ احمدیہ جموں وکشمیر صفحہ: ۳۵)

حضرت محمد شعبان ریشی رضی اللہ عنہ

آسنور کے ریشی خاندان کے پہلے احمدی تھے۔ خاکسار بھی اسی خوش قسمت خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ آپؓ کے تقویٰ و طہارت سے متاثر ہو کر باقی خاندان نے بھی بیعت کر لی۔ آپ وجیہہ شکل و صورت بااخلاق انسان تھے۔

بیعت کا عظیم الشان واقعہ :

محمد شعبان ریشیؓ نے ابتدائی زمانہ میں جبکہ آسنور میں احمدیت کا چرچا ہوا ایک خواب دیکھی۔ جس میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا مکان ہے جو چاروں طرف سے بند ہے اور مکان کے دروازے پر دو پٹھانوں کا پہرہ ہے۔ اس کے اندر آگ لگی ہوئی ہے۔ شور مچا ہوا ہے اور مکان کے اندر سے سونے اور چاندی کی خوبصورت کلہاڑیاں باہر پھینکی جا رہی ہیں۔ کلہاڑی چاندی کی ہے تو دستہ سونے کا اور کلہاڑی سونے کی ہے تو دستہ چاندی کا ہے۔ کسی سے دریافت کیا کہ یہ مکان کس کا ہے ؟ تو کہا گیا کہ میرزا غلام احمد قادیانی کا مکان ہے۔ صبح بیدار ہوئے تو اس خواب کی تعبیر انہوں نے مولوی محمد حسین شاہ صاحب سے جا کر پوچھی جو احمدیت کے مخالف تھے۔ انہوں نے اسکی تعبیر میں کہا کہ آگ اور شور سے یہ مراد ہے کہ مرزا صاحب کی وجہ سے دنیا میں آگ لگی ہوئی ہے اور شور برپا ہے۔ اور مکان کے اندر سے خوبصورت کلہاڑیاں ان کی وہ کتابیں اور رسالے ہیں جو مرزا صاحب لکھ کر شائع کر رہے ہیں۔ اس رؤیا سے انہیں احمدیت کی صداقت کا یقین ہو گیا۔ اور قادیان آکر ۱۹۰۱ء میں بیعت کر لی۔

آپکا بھائی حضرت امیر ریشی صاحب یعنی خاکسار کے پڑدادا بھی آپؓ کے نقش قدم پر تھے دونوں مالی قربانیوں میں پیش پیش رہے۔ جب حضرت شعبان ریشیؓ نے بیعت کی تو حضرت امیر ریشی صاحب نے مولوی محمد حسین شاہ صاحب سے پوچھا کہ میرا بھائی بیعت کر کے آگیا ہے تو اب میرے دل میں بھی تحریک ہو رہی ہے۔ مولوی صاحب نے کہا ابھی صبر کرو۔ میں خود قادیان جا کر دیکھ آؤں گا۔ امیر ریشی صاحب بڑے حاضر جواب تھے۔ جواباً فرمایا مولوی صاحب آپ تو کہتے تھے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے آئیں گے۔ اب آپ خود قادیان جا کر کیا دیکھیں گے۔ اس پر اسے بھی یقین ہو گیا کہ دراصل حضرت عیسیٰؑ فوت ہو چکے ہیں اور مرزا صاحب کا دعویٰ سچا ہے اور اس نے بھی ۱۹۰۱ء ہی میں بیعت کر لی۔

(بحوالہ تاریخ احمدیہ جموں و کشمیر صفحہ : ۳۶-۳۷)

حضرت فقیر محمد صاحب بھٹی رضی اللہ عنہ

آپؓ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں آسنور سے پیدل چل کر قادیان جایا کرتے تھے۔ متقی اور پرہیزگار تھے۔

حضرت عبدالقادر صاحب ڈارؓ

آپ حاجی عمر ڈار رضی اللہ عنہ کے دوسرے بیٹے تھے۔ عبدالغفار صاحب ڈار (حال راولپنڈی پاکستان) کا بیان ہے کہ : عبدالقادر صاحب ڈارؓ کی بابت ایک دفعہ خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا تھا کہ انہیں مجھ سے بڑی محبت تھی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ معہ حضرت اماں جانؓ کشمیر تشریف لائے اور جھیل کونسر ناگ کی سیر کو گئے تو ایک دشوار پہاڑی راستہ سے ان کی پالکی گزرنی بہت مشکل تھی، عبدالقادر ڈار صاحبؓ نے اجازت لے کر حضرت اماں جانؓ کو کندھے پر اٹھا کر پار کرا دیا۔

(بحوالہ تاریخ احمدیہ جموں و کشمیر صفحہ : ۳۹)

آسنور کے ان مذکورہ صحابہ رضی اللہ عنھم کی دلفریب

(باقی صہ 22 پر)

الوداعیہ تقریب

ہر سال کی طرح اس سال بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 27/2/2000 کو جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل طلباء کے اعزاز میں ایک الوداعیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں محترم چوھدری محمد اکبر صاحب قائم مقائم ناظر اعلیٰ و محترم محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوت و تبلیغ اور محترم ڈاکٹر چودھری محمد عارف صاحب ناظر تعلیم نے بھی شریک ہو کر اس تقریب کو رونق بخشی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا بعد ازاں ایک عربی قصیدہ اور نظم پڑھی گئی طلباء جامعہ احمدیہ کی طرف سے فارغ التحصیل طلباء کو سپاس نامے پیش کئے گئے جو عربی اور انگلش زبان میں تھے جس کے جواب میں فارغ ہونے والے نے بھی سپاس نامہ پیش کیا۔ پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ، ناظر صاحب اعلیٰ اور ناظر تعلیم نے طلباء کو قیمتی نصائح سے نوازا آخر میں دعا کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس موقعہ پر ایک چھوٹی سی ٹی پارٹی کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

امسال جامعہ احمدیہ قادیان سے فارغ ہونے والے طلباء حسب ذیل ہیں:

1.	عطاء المجیب لون	کشمیر
2.	ایاز رشید میر	کشمیر
3.	شیخ مجاہد احمد	قادیان
4.	پیر محمد کاٹھات	راجستھان
5.	فضل حق خان	اڑیسہ
6.	عالم دین خان	اڑیسہ
7.	شیخ اسحاق	اڑیسہ
8.	میر عبدالحفیظ	اڑیسہ
9.	حلیم احمد خان	اڑیسہ
10.	مظہر احمد	اڑیسہ
11.	ایم. اے. محمود احمد	کیرالہ
12.	ٹی. شفیق احمد	کیرالہ
13.	ایچ. ناصر الدین	کیرالہ
14.	فہیم الدین	آندھرا
15.	امین الرحمٰن	بنگال

اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین رنگ میں خدمت دین بجا لانے کی سعادت و توفیق عطا فرمائے آمین!

(نیوز رپورٹر مشکوۃ: ایس چنگیز خان قادیان)

(ادارہ مشکوۃ ان سب خوش نصیب واقفین زندگی کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے)

بقیہ: من الظلمات الی النور

داستان کا مطالعہ کرنے سے انکی شان اور آسنور کی اہمیت روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے۔ پس ہمیں انکے بنائے ہوئے اس گلشن کو خون سے سینچنا چاہیے۔ انکی قربانیوں کو ہر لمحہ یاد رکھنا چاہئے۔ اور آپس میں ہمدردی اور باہمی اخوت اختیار کرنی چاہئے تاآئندہ تاریخ کے صفحات پر ہماری قربانیوں کا ذکر دلکش انداز میں کیا جائے جسے دیکھ کر ہماری نسل فخر کرے جس طرح آج ہم اپنے بزرگوں کی تاریخ پر فخر کرتے ہیں۔

سچائی کے سامنے جابر بادشاہ کا سر بھی جھک جاتا ہے

حضرت مالک ابن انسؓ سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ابو جعفر منصور نے مجھے اور ابن طاؤس کو ایک قاصد کے ذریعہ بلوا بھیجا۔ ہم جب اسکی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اپنے خوبصورت اور بیش قیمت تخت پر روشن افروز تھا۔ اور اسکے دربار میں خوبصورت چمڑے کی قالین بچھی ہوئی تھی۔ اور اسکے آس پاس جلاّد ہاتھوں میں تلوار سونتے کھڑے تھے تاکہ اسکے اشارے پر مجرموں کی گردنیں قلم کردیں۔

جب ہم اسکے دربار میں حاضر ہوئے تو اسنے ہمیں اشارے سے بیٹھنے کو کہا۔ اور کچھ دیر سر جھکائے سوچتا رہا اور پھر ابن طاؤس کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تو اپنے باپ کے بیان کردہ روایات میں سے کچھ بیان کر۔

ابن طاؤس نے کہا ٹھیک ہے میرے والد سے میں نے سنا کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ان لوگوں کو سب سے سخت عذات دیا جائیگا جو کہ خدا کے حکموں میں اس کا شریک ٹھراتے ہوں اور دوسرے وہ جو انصاف کے معاملہ میں زیادتی کرتے ہوں۔

مالک کہتے ہیں کہ میں ابن طاؤس کی اس حرکت پر اپنے کپڑے سمیٹ کر بیٹھ گیا کہ کہیں بادشاہ طیش میں آکر انکا سر قلم کرنے کا حکم نہ دیں اور انکا خون میرے کپڑوں پر لگ جائے۔

پھر ابو جعفر ابن طاؤس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ مجھے نصیحت کرو۔ تو انہوں نے کہا کہ کیا تم نے نہیں سنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "الم ترکیف فعل ربک بعاد.... ان ربک لبالمرصاد"

ابن مالک پھر اپنے کپڑوں کو اسی ڈر سے سمیٹ کر بیٹھ گئے اور پھر منصور نے کچھ وقفہ کے بعد کہا کہ اے ابن طاؤس "مجھے دوات پکڑاؤ" ابن طاؤس نے دوات اپنے ہاتھ میں ہوتے ہوئے بھی اسکو نہ دی۔

تو اس نے کہا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے دوات ہاتھ میں ہے اور پھر بھی مجھے نہ دی۔ تو ابن طاؤس نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تم اس دوات کے ذریعہ کوئی ایسی بات لکھو جس سے تم اللہ کے گنہگار ٹھرو اور میں اس میں تمہارا شریک ہوں۔

جب خلیفہ منصور نے یہ بات سنی تو فرمایا کہ تم دونوں یہاں سے چلے جاؤ۔ ابن طاؤس نے کہا ہم تو یہی چاہتے تھے۔

مالک بیان کرتے ہیں کہ اس دن سے میں ابن طاؤس کی فضیلت کو سمجھ گیا کہ وہ کس درجہ کی شخصیت ہیں۔

ہمیں اس واقعہ سے پتہ لگتا ہے کہ ہمیشہ سچائی کو مدنظر رکھا جائے۔ چاہے اپنی جان ہی کا کیوں نہ خوف ہو۔ قرآن مجید میں بھی ہمیں اس بات کی تلقین کی گئی ہے :

قولوا قولاً سدیداo

(سید کلیم احمد تیماپوری متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

رسالہ مشکوٰۃ کو قلمی تعاون کی ضرورت ہے۔ اہلِ علم حضرات اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ (ایڈیٹر مشکوٰۃ)

مشکوٰۃ کی توسیع اشاعت میں بھرپور حصہ لیجئے۔ یہ آپ کا تنظیمی فریضہ ہے۔ (منیجر مشکوٰۃ)

سونف-ایک خوش ذائقہ دوا

(ایم.ٹی.اے. ھومیوپیتھک کلاس سے استفادہ)

سونف سے سب ہی واقف ہیں۔ تاہم اس کے فوائد سے کم ہی لوگ پوری طرح آگاہ ہونگے۔ عام طور پر سونف کا جو استعمال دیکھنے میں آتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسے میٹھے یا خوشبو والے پان میں ڈال کر کھایا جاتا ہے یا کھانا کھانے کے بعد کھوپرے اور مصری کے ساتھ ملا کر اسے مہمانوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن سونف کا دائرہ خدمت اتنا محدود نہیں ہے۔

سونف کے پھلوں کو جنہیں عام طور پر بیج سمجھا جاتا ہے۔ بطور غذا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہی نہیں سونف کو اگر سبز حالت میں توڑ کر سایہ میں خشک کر لیں۔ تو یہ زیادہ خوشبودار میٹھی اور نرم ہوتی ہے۔ اسے پان میں ڈالنے اور منہ کا مزہ بدلنے کے علاوہ ایسے مریضوں کو بھی استعمال کروایا جاتا ہے جن کے منہ سے بدبو آتی ہے۔ سونف میں قلیل مقدار میں آئیوڈین پائی جاتی ہے۔ جو جراثیم کو ہلاک کرنے اور تعفن کو دور کرنے کی صفت اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس طرح دانتوں، مسوڑھوں اور حلق کے امراض سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔

سونف کو بدہضمی دور کرنے، ریاح کو خارج کرنے، معدے کو طاقت دینے اور جگر کے فعل کو درست کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اسکے کھانے سے بھوک بڑھتی ہے۔ اور غذا درست طریقے سے ہضم ہونے لگتی ہے۔ اس کے استعمال سے آنتیں صاف رہتی ہیں۔

سونف اور اسکی جڑ ورم کو گھلانے میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ معدہ جگر تلی رحم اور آنتوں کے ورم کو گھلانے والی دواؤں میں سونف اور اسکی جڑ کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ ان میں پیشاب لانے کی صفت بھی ہے اور لئے پیشاب کی تیزابیت، جلن، گردے اور مثانے کی پتھری میں بھی سونف استعمال کروائی جاتی ہے۔ سونف کی جڑ کے استعمال سے ایام کھل کر آتے ہیں۔ ایسی خواتین جو دودھ کم ہونے کی وجہ سے اپنے شیر خوار بچے کا پیٹ نہ بھر سکتی ہوں۔ وہ سونف کو تنہا یا بادام کھوپرا اور مصری کے ساتھ استعمال کر کے اس شکایت سے نجات پا سکتی ہیں۔

سونف میں حیاتین الف اور ب اور چند روغنیات بھی پائے جاتے ہیں۔ حیاتین الف (وٹامن اے) کی اہمیت آنکھوں کے لئے بہت زیادہ ہے۔ یہ آنکھوں کو تندرست رکھنے اور بینائی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ آنکھوں کے بہت سے امراض مثلاً شب کوری۔ ضعف بصر۔ یبوست العین۔ آنکھو میں موجود خون کی رگوں کو خشک ہو جانا بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ آنکھوں کو تندرست رکھنے اور نظر کو تیز کرنے کیلئے سونف کو تنہا صورت میں یا بادام کے ساتھ باریک پیس کر پلایا جاتا ہے۔ تازہ سونف کے رس میں سرمہ کھرل کر کے آنکھوں میں کئی دن تک لگایا جاتا۔ اور سونف اور گلاب کا عرق برابر مقدار میں باہم ملا کر آنکھو میں ڈالنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ اس طرح آنکھوں کی خراش اور سوزش دور ہو جاتی

ہے اور وہ صاف ستھری رہتی ہیں۔ خصوصاً گرمیوں کے موسم میں یا ان لوگوں کے لئے جو آگ کے سامنے کام کرتے ہیں۔ اس عرق کا آنکھوں میں ڈالنا مفید ہے۔ عرق بادیان (سونف کا عرق) بھی مذکورہ تمام صورتوں میں مفید ہے۔ اس کا پینا آسان ہے۔ اس لئے بچوں کو بدہضمی۔ دست آنے پیٹ پھولنے اور پیشاب کی جلن کی صورت میں عرق بادیان پلایا جا سکتا ہے۔

MTA کی ہومیو پیتھی کلاس سے استفادہ۔

(سعیدہ فوزیہ بنت سعادت احمد صاحب جاوید)

نمائندگان مشکوٰۃ قادیان

مکرم اظہر احمد صاحب خادم نمائندہ مشکوٰۃ قادیان کے ساتھ درج ذیل تفصیل کے مطابق نائبین مقرر کئے گئے ہیں۔ احباب مطلع رہیں۔

شیخ ناصر وحید	نمائندہ برائے حلقہ نور
طاہر احمد حافظ آبادی	نمائندہ برائے حلقہ مبارک
ملک کریم الدین	نمائندہ برائے حلقہ ناصر آباد
ناصر محمود	نمائندہ برائے حلقہ ننگل
محترمہ لعنۃ الرحمٰن اہلیہ محمود احمد صاحب چوہدری	نمائندہ برائے لجنہ اماء اللہ قادیان

(مینجر رسالہ مشکوٰۃ قادیان)

المناک سانحہ ارتحال

۲۸ مارچ پینگاڑی: مکرم اے سلیمان صاحب پینگاڑی سے یہ اطلاع دیتے ہیں کہ عزیزم ریاض احمد ولد مکرم کے پی مسعود احمد صاحب رکن مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڑی عمر ۲۳ سال ایک کار حادثہ میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم Quilon انجینئرنگ کالج سے فرسٹ پوزیشن حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ کی ایک یونیورسٹی میں Select ہو گئے تھے۔ اور ویزہ کا انتظار کر رہے تھے۔ اس دوران یہ حادثہ پیش آیا۔ مرحوم کیرالہ کے مبلغ اول محترم مولانا لی. عبد اللہ صاحب مرحوم کے پوتے تھے۔ مرحوم کا نماز جنازہ بدھوار 2:30 بجے کثیر احباب جماعت کی موجودگی میں پینگاڑی میں ادا کیا گیا اور تدفین عمل میں لائی گئی۔ قادیان میں محترم امیر جماعت کی ھدایت پر ۳۱ مارچ بعد نماز جمعہ مرحوم کا جنازہ غائب ادا کیا گیا۔

اس موقعہ پر ادارہ مشکوٰۃ مکرم کے پی مسعود احمد صاحب اور بیگم صاحبہ اور تمام لواحقین اور مولانا صاحب مرحوم کے جملہ افراد خاندان سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اس صدمہ جان کاہ کو برداشت کرنے اور راضی برضاء الٰہی رہنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)

ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھیگا اور پھولیگا، یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا

(تجلیات الٰہیہ)

مطالعہ کے طریق

*************(مکرم حافظ مُبارک احمد صاحب-راولپنڈی)*************

مطالعہ ایک اچھی عادت ہے اور صحیح طور پر مطالعہ کر سکنا ایک اچھی صلاحیت ہے۔ عموماً مطالعہ کو فارغ وقت گزارنے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے۔ مگر بسا اوقات طالب علم مطالعہ پر مجبور ہوتے ہیں اور مطالعہ کرنا ایک عذاب معلوم ہوتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عموماً طلبہ و طالبات مطالعہ کے فن اور طریق سے ناواقف ہوتے ہیں اور مطالعہ سر درد بن جاتا ہے۔ اگر آپ بھی مطالعہ کے صحیح اور آزمودہ طریق اپنانا چاہتے ہوں تو یہ مضمون آپکی رہنمائی کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم اس مضمون میں نوٹس بنانے کے فن کے متعلق بھی گفتگو کرینگے۔

اپنے مطالعہ کو کس طرح بہتر بنایا جائے

ہم اپنے مطالعہ کرنے کی صلاحیت کو مندرجہ ذیل پانچ امور پر توجہ دے کر بہتر اور تیز بنا سکتے ہیں۔

1-جائزہ :-جو مواد ہم پڑھنا چاہ رہے ہیں سب سے پہلے اسکا جائزہ لیں۔ مثلاً ایک کتاب کی فہرست مضامین میں سے ان اجزاء کا انتخاب کرلیں جن میں آپکو دلچسپی ہو اور آپ انہیں تفصیل سے پڑھنا چاہتے ہوں۔ اس مقصد میں کتاب کا پیش لفظ بھی آپ کی رہنمائی کر سکتا ہے۔ لیکن ٹھہرئیے ابھی پڑھنا شروع مت کیجئے بلکہ اگر مضمون کے شروع میں اس کا خلاصہ ہے تو اس پر نظر ڈال لیے اور اگر مضمون مختلف سرخیوں کے تحت لکھا گیا ہے تو تمام سرخیوں پر ایک نظر ڈال لیے۔

2-استفسار :-بعض اوقات انسان کسی سوال کے جواب یا کوئی حوالہ تلاش کرنے کی خاطر کتاب کو پڑھتا ہے اس صورت میں اپنے استفسار اور سوال یا حوالے کو ذہن میں مستحضر کرلیں تاکہ متعلقہ حصہ ڈھونڈنے میں آسانی رہے۔

3-مطالعہ :- اب زیر نظر مواد کا مطالعہ شروع کریں۔ (صرف منتخب شدہ حصوں کا) اور یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ دو یا تین مرتبہ تیز تیز پڑھنے سے ایک مرتبہ آہستہ پڑھنا بدرجہا بہتر ہے۔

4-استحضار :-ہر ایک صفحہ یا پیراگراف کو پڑھنے کے بعد رکئے اور ذہن میں مستحضر کریں کہ آپ نے کیا پڑھا ہے اور اگر ممکن ہو تو اس کا مختصر سا نوٹ بنالیں۔ صرف وہ چیز تحریر میں لائیں جو آپ کے لئے کلیدی حیثیت رکھتی ہو۔

5-دہرائی :-اپنے نوٹس کی درستگی کو پرکھنے کے لئے گزشتہ چاروں مراحل کو تیزی سے دوبارہ دہرائیں۔

کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے

1-ہر پیراگراف کا مرکزی خیال اخذ کرنے کی کوشش کریں یہ عموماً پہلے یا آخری جملے میں ہوتا ہے۔

2-بعض اہم تفصیلات مثلاً حوالہ جات اور اشعار کو ہرگز نظر انداز نہ کریں۔

3-اگر مصنف نے کوئی illustration تصاویر، چارٹ یا گراف شامل تصنیف کر رکھے ہوں تو ان پر غور کریں۔ اس سے بہت وقت بچ جاتا ہے۔

4-کبھی بھی بغیر پرکھے مصنف کی رائے سے متفق مت ہوں بلکہ اسی موضوع کی دوسری کتب سے بھی استفادہ کریں

5-آپ کتاب مکمل طور پر پڑھنے کے پابند نہیں ہیں لہٰذا ایسے حصے چھوڑتے وقت ہرگز خوف زدہ نہ ہوں جو آپ کے مقصد سے بلکل نہ ہوں۔

6-اگر آپ کوئی مضمون مکمل طور پر پڑھ کر بھی نہ سمجھ پائیں تو ٹھہر جایئے تھوڑا آرام کر کے دوبارہ پڑھیں یا اس موضوع پر دیگر طلبہ یا اساتذہ سے بحث کریں۔ اگر ضروری ہو تو اسی مضمون کی دیگر کتب پڑھیں اور پھر دوبارہ اسی مضمون کو دوبارہ سہ بارہ پڑھیں۔

تیز پڑھنے کے طریق

1-اپنی آنکھوں کا مکمل معائنہ کروائیں کیونکہ اکثر لوگ اسی وجہ سے تیز نہیں پڑھ سکتے۔

2- پڑھتے وقت الفاظ کو منہ سے ادا مت کریں بلکہ دل میں پڑھیں۔

3-ہر لفظ پر سوچنے کی بجائے تین چار الفاظ کے مجموعے یا پورے جملہ پر سوچیں

4-تیز پڑھنے کی مشق کریں اور اس کے دو طریق ہیں۔

الف: اپنے پڑھنے کی رفتار کی پیمائش کریں۔ مثال کے طور پر آپ ایک معلوم تعداد میں فقرے کتنی دیر میں پڑھ سکتے ہیں۔

ب: مواد کو تیز پڑھیں چاہے ایک مرتبہ سے زیادہ پڑھنا پڑے۔

5-اپنے پڑھنے کی رفتار کو مضمون کی سادگی اور پیچیدگی کے لحاظ سے تبدیل کرتے رہیں۔

6-اپنے مطالعہ کو انتہائی حد تک وسیع رکھیں۔

7- ڈکشنری استعمال کریں۔

8-اپنے مضمون سے متعلق الفاظ کی ایک فہرست تیار کرتے رہا کریں۔

ابھی تک ہم نے صرف تفصیلی مطالعہ کے متعلق جائزہ لیا ہے۔ بعض اوقات کسی دستاویز یا کتاب کو اس طرح پڑھنا پڑتا ہے کہ اس کی بنیادی Theme سے آگاہی حاصل ہو جائے۔ اس طرح پڑھنے کو انگریزی میں Skimming کہتے ہیں۔ جس طرح پانی میں پتھر اس طرح پھینکا جائے کہ وہ صرف پانی کی سطح کو چھوتا اور اچھلتا رہے۔ اس کے چار مقاصد ہو سکتے ہیں۔

1- پہلا مقصد یہ فیصلہ کرنا کہ کیا اس کتاب کو پڑھنا چاہئے کہ نہیں۔ مثال کے طور پر آپ لائبریری میں کتاب ایشو کروانے جائیں تو کتاب کو سرسری سا دیکھتے ہیں کہ اسے ایشو کروایا جائے یا نہیں۔

2-دوسرا مقصد یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اسے کس طرح پڑھا جائے آیا اسے پوری تفصیل سے پڑھنا چاہئے اور نوٹس بھی بنانے چاہئیں یا پھر صرف منتخب حصوں کو پڑھا جائے۔

3- تیسرا مقصد یہ اندازہ لگانا ہو تا ہے کہ مصنف آخر کہنا کیا چاہتا ہے۔

4-چوتھا مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ آپ کسی کتاب کو پڑھ چکے

ہیں اور ایک گھنٹے بعد امتحان ہے اور آپ تمام نکات کو متحضر رکھنے کے لئے سرسری جائزہ لیتے ہیں۔

نوٹس بنانا

نوٹس ہمیں وسیع مواد کا مختصر مگر جامع تحریری ریکارڈ مہیا کرتے ہیں۔ نوٹس بنانے کا عمل آپ کو مطالعہ کے دوران ذہنی طور پر حاضر رکھتا ہے اور خیالات کو منتشر نہیں ہونے دیتا۔ آپ یہی کام نوٹس بنائے بغیر کتاب کے اہم نکات کو Under line کر کے بھی دے سکتے ہیں نوٹس بناتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

☆ تمام بنیادی باتیں اور کلیدی Theme واضح ہونی چاہئے۔

☆ باتوں کی تفصیل سے گریز کریں۔

☆ کسی چیز کو دوہرانے سے اجتناب کریں۔

☆ آپ کے نوٹس آپ کے لئے ہوتے ہیں لہٰذا اپنے الفاظ استعمال کریں۔

☆ آپ اپنی سہولت کے لئے کچھ علامات کا استعمال کر سکتے ہیں اور بالکل اپنے طریق سے نوٹس بنا سکتے ہیں یعنی جسطرح آپ کو دوبارہ سمجھنے میں سہولت ہو۔

نوٹس کس طرح بنائے جائیں

1- روایتی نوٹس :- اس طریق سے ہم میں سے بہت سے لوگ واقف ہونگے اس میں شہ سرخیوں اور سرخیوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کسی نکتہ اور اسکے نکات در نکات کو بیان کرنے کے لئے ہم بعض اوقات حاشیہ کم یا زیادہ کر کے اپنا مقصد حاصل کرتے ہیں اور بعض اوقات مختلف قسم کی علامات اس مقصد کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔

2- شجری نوٹس :- روایتی نوٹس بہت صاف ستھرے نظر آتے ہیں مگر وہ مختلف نکات کے درمیان تعلق کو بیان نہیں کر سکتے۔ ان نوٹس کا مقصد مختلف نکات کو آپس میں مربوط کرنا ہے۔

فوائد :- تمام نکات کو ذہن میں متحضر کرنے اور نئے نکات پیدا کرنے کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ عموماً اپنے کسی کام کے متعلق نوٹس بنانے ہوں تو یہ طریق استعمال کیا جاتا ہے۔

اہم گر :- ☆ صرف ایک یا دو لفظ استعمال کریں۔ غیر ضروری الفاظ سے دریغ کریں۔

☆ تمام الفظ با آسانی پڑھے جا سکتے ہوں۔

☆ تمام الفاظ کو اس ترتیب میں لکھیں جس ترتیب میں وہ عبارت میں آتے ہیں۔ (شکریہ "خالد" اپریل ۱۹۹۸ء)

مشکوۃ کے آئندہ شماروں میں

محترم مولانا بشیر احمد صاحب طاہر پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان، محترم مبشر احمد بٹ سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و محترم عطاء الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ نیپال، محترم حافظ اسلام الدین صاحب خادم مسجد مبارک قادیان و محترم ماسٹر این. کنجی احمد صاحب سابق ناظم مجلس انصار اللہ کیرالہ کے قبول اسلام اور احمدیت کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات پر مشتمل مضامین "من الظلمات الی النور" کے تحت قارئین مطالعہ کر سکتے ہیں۔ ان شاء اللہ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے

قادیان میں آنکھوں کا مفت میڈیکل کیمپ

جناب ڈی. سی. صاحب گورداسپور اور ایس. ڈی. ایم صاحب بٹالہ کی شرکت

800 مریضوں کا میڈیکل چیک اپ

ایوان خدمت قادیان 23/مارچ: بفضلہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو قریباً 10 سال بعد ایوان خدمت میں آنکھوں کا مفت میڈیکل کیمپ لگانے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

کیمپ کے کاموں کو احسن رنگ میں سرانجام دینے اور ڈاکٹر صاحبان سے رابطہ اور تشہیر کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے ایک کمیٹی مقرر فرمائی۔ کمیٹی کی سفارشات و تجاویز کی مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت نے منظوری دی۔ بعدہ باقاعدہ کام کا آغاز کیا گیا۔ سب سے پہلے محترم چیف میڈیکل آفیسر صاحب (C.M.O) گورداسپور سے رابطہ قائم کر کے کیمپ کی تاریخ 21,22 مارچ طے کی گئی۔ موصوف نے 8 ماہر امراض چشم ڈاکٹر صاحبان کی اس کیمپ کے لئے ڈیوٹی مقرر کر دی۔

تشہیر کے لئے قبل از وقت قادیان اور گرد و نواح کے 26 گاؤں میں بذریعہ لاؤڈ سپیکر اناؤنسمنٹ کروائی گئی۔ اور پنجابی زبان میں دو ہزار کی تعداد میں پوسٹر بھی تقسیم کئے گئے اور بڑے بڑے بینر ز شہر کے مختلف مقامات پر لگائے گئے۔ یہ کیمپ ایوان خدمت اور ایوان انصار میں لگایا گیا۔

21/مارچ کو صبح 9:30 بجے ڈاکٹر صاحبان کی ٹیم گورداسپور اور پٹھانکوٹ سے قادیان پہنچی محترم ایس. کے. سندھو صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور مع اہلیہ، محترم ایس. ڈی. ایم صاحب بٹالہ مع اہلیہ، تحصیلدار صاحب گورداسپور اور نائب تحصیلدار صاحب قادیان بھی اس موقعہ پر تشریف لائے۔

21/مارچ کو ٹھیک 11:30 بجے تلاوت قرآن کریم سے اس کیمپ کا افتتاح کیا گیا۔

محترم ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کو اس موقعہ پر چیف گیسٹ کے طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ محترم چوہدری محمد اکبر صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ قادیان، محترم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید محترم ایڈیشنل ناظر صاحب امور خارجہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت (جو کہ ڈی. سی. صاحب اور ایس. ڈی. ایم صاحب کی اہلیہ کے ہمراہ تھیں) اور محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے جماعت احمدیہ اور خدام الاحمدیہ کا تعارف کروایا اور بتایا کہ مجلس

خدام الاحمدیہ صرف قادیان ہی میں نہیں بلکہ پورے بھارت میں خدمت خلق کے کام کرتی ہے۔ موصوف نے تفصیل سے جماعت اور مجلس کا تعارف کرایا۔

محترم ڈی. سی. صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے نظام اور خاص طور پر خدمت خلق کے کاموں کی تعریف کی اور فرمایا کہ :"میری بڑی خواہش تھی کہ آپ کا محلّہ دیکھوں۔ میں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ میں یہاں پر آیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے خدمت خلق کے کاموں سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ صفائی کا بہت اچھا معیار ہے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ ایک بہت ہی اچھے نظام اور سسٹم سے آپ منسلک ہیں۔ اب آپ مجھے جب بھی بلائیں گے میں ضرور آوں گا بلکہ میری درخواست ہے کہ آپ ہر سال ایسے کیمپ لگایا کریں۔ دنیا کے 30 فیصد اندھے ہمارے ملک میں ہیں اسکے لئے آپ جیسے بے لوث خدمت کرنے والوں کی بہت ضرورت ہے جو آگے آئیں اور بے سہارا لوگوں کو سہارا دیں۔" اسکے بعد ایس. ڈی. ایم. صاحب بٹالہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور خدام الاحمدیہ کی خدمات کو سراہا۔ اس موقعہ پر شہر کے بہت سے غیر مسلم احباب بھی حاضر تھے۔ محترم قائم مقام ناظر صاحب اعلیٰ نے محترم ڈی. سی. صاحب اور محترم ایس. ڈی. ایم صاحب، تحصیلدار صاحب اور نائب تحصیل دار صاحب کی خدمت میں قرآن کریم اور لٹریچر کا تحفہ پیش فرمایا۔ آپ کے اختتامی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔

تقریب کے بعد ڈی. سی. صاحب نے مریضان کا معائنہ کر رہے ڈاکٹر صاحبان سے ملاقات کی اور مریضوں سے حال پوچھا۔ مریضان کی فہرست دیکھتے ہوئے محترم ڈی. سی. صاحب نے کہا کہ اسمیں آپ کا ایک بھی مریض نہیں ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا صحت کا معیار بہت اچھا ہے۔

ڈاکٹر صاحبان نے 800 مریضان کے چیک اپ کے بعد 30 مریضان کو آپریشن کے لئے منتخب کیا۔ جبکہ مجلس کی طرف سے 50 مریضان کے آپریشن کا انتظام تھا۔ جملہ مہمانان کرام اور ڈاکٹر صاحبان کے کھانے کا انتظام لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں کیا گیا۔ الحمد للہ بہت ہی خوشگوار ماحول میں جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا گیا۔ اور مقامات مقدسہ کی زیارت کرائی گئی۔ اور ساتھ ہی ایم. ٹی. اے. کے لئے انٹرویو بھی لئے گئے۔

مورخہ 22 / مارچ کو صبح 9 بجے مریضان کے آپریشن شروع ہوئے۔ ایوان خدمت میں مریضوں کی رہائش کا اور طعام کا انتظام تھا۔ تمام مریضان کو ادویات اور عینکیں مفت تقسیم کی گئیں۔ 23 مارچ کو پھر ڈاکٹر صاحبان نے آکر مریضوں کا معائنہ کیا۔ اور انکو ادویات دیکر ریلیز کیا۔ مریضوں کو انکے گھر تک مجلس کی گاڑی سے پہنچایا گیا۔ تمام مریضان نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ جس رنگ میں احمدی نوجوانوں نے ہماری خدمت کی ہے ایسی خدمت تو ہماری اولاد بھی نہیں کر سکتی۔ احمدیوں کا کیمپ انوکھا کیمپ ہے۔ جہاں آپریشن فری، عینک فری، اور قیام و طعام بھی فری۔ آپ ہر سال ہی یہ کیمپ لگایا کریں۔ اور جاتے وقت سب مریضوں نے بہت دعائیں دیں۔

اس کیمپ کے انعقاد کی خبریں جالندھر ٹی. وی. اور مختلف اخبارات نے بھی فوٹوز کے ساتھ شائع کیں۔ اس کیمپ کے لئے محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مکرم عبدالحسن صاحب، مکرم قاری نواب احمد

صاحب، مکرم مخدوم شریف صاحب، مکرم فاروق احمد منصوری صاحب پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر فرمائی۔ ہر ایک ممبر نے اپنے فریضہ کو بہت ہی اچھے رنگ میں سر انجام دیا۔ اسی طرح قادیان کے خدام نے بھی بڑھ چڑھ کر خدمت سرانجام دی۔ اور مریضوں کا ہر طرح کا خیال رکھا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس خدمت کو قبول فرمائے اور اسکے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ (شعیب احمد صدر آئی کیمپ کمیٹی)

اعلان

تمام قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ ماہانہ کارگزاری رپورٹ بروقت بھجوایا کریں۔ کیونکہ مجالس سے آمدہ رپورٹس کی روشنی میں حضور انور کی خدمت میں رپورٹ بھجوائی جاتی ہے۔ اسلئے قائدین مجالس بالخصوص اس کی پابندی کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

WARRAICH CALL POINT

WARRAICH CALL POINT

NATIONAL & INTERNATIONAL CALL OFFICE

Fax Facility Sending & Recieving Here

Fax open in 24 Hours.

OWNER:

MEHMOOD AHMAD NASIR

Moh.: Ahmadiyya, Qadian - 143516

Ph. : 0091 - 1872 - 72222

Fax : 0091 - 1872 - 71390

Ph. (R) : 0091 - 1872 - 70286

مشکوٰۃ کی توسیع اشاعت میں بھرپور حصہ لیجئے۔

دنیا کے سب سے بڑے ممالک (رقبہ کے لحاظ سے)

نمبر شمار	ملک	رقبہ (مربع کلو میٹر	Location	نمبر شمار	ملک	رقبہ (مربع کلو میٹر	Location
1.	روس	17,075,000	یورپ-ایشیا	6.	آسٹریلیا	7,682,300	جنوبی (S. Pa-cific)
2.	کینیڈا	9,976,139	شمالی امریکہ	7.	ہندوستان	3,287,263	ایشیا
3.	چین	9,561,000	ایشیا	8.	ارجنٹائنا	2,776,654	جنوبی امریکہ
4.	امریکہ	9,372,614	شمالی امریکہ	9.	قزاکستان	2,717,300	ایشیا
5.	برازیل	8,511,965	جنوبی امریکہ	10.	سوڈان	2,505,813	افریقہ

فاستبقو الخیرات

اخبار مجالس

رشی نگر کشمیر

مکرم گلزار احمد صاحب گنائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ 20/2/2000 مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر کے زیر اہتمام بعد نماز مغرب وعشاء تقریب یوم حضرت المصلح الموعودؓ کے موقعہ پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت محترم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نائب امیر صوبہ کشمیر نے فرمائی۔ اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جو مکرم جاوید احمد صاحب گنائی نے کی۔ اسکے بعد نظم مکرم اعجاز احمد صاحب گنائی نے پڑھی۔ بعدہٗ مقررین نے حضرت المصلح الموعودؓ کی سیرت طیبہ کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ وقفہ وقفہ سے نظم کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ یہ تقریب دو گھنٹے تک جاری رہی۔ صدر صاحب نے اپنی صدارتی خطاب میں تمام سامعین سے حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشادات پر چلنے کی درخواست کی۔ احباب جلسہ کی تعداد تقریباً ۲۰۰ تھی۔

اوڈل دیو صوبہ آندھرا پردیش

مکرم پی۔ ایم۔ محمد رشید صاحب مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ 20/2/2000 بمقام اوڈل دیو جلسہ المصلح الموعودؓ منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی خاص خوبی یہ رہی کہ اس جلسہ کے تمام اخراجات نو مبائعین نے خود برداشت کئے۔ حاضرین بروقت آٹو رکشہ، موٹر سائیکل کے ذریعہ پہنچ گئے۔ اجلاس کا پروگرام تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہ نعت "صل علی رسولنا" اطفال وناصرات نے خوش الحانی سے پڑھی۔ جلسہ میں بچوں کے علمی وورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ صدر صاحب نے اپنی تقریر میں اس علاقے میں جماعت کے ذریعہ حاصل ہونے والی روحانی ترقیات کا ذکر فرمایا۔

اجلاس کے اختتام کے بعد احباب کو سمندر کی سیر بھی کروائی گئی۔ اجلاس میں ۲۰۰ سے زائد لوگ شریک ہوئے۔

قادیان

اس ماہ تین وقار عمل ہوئے جن میں ۶۵ خدام نے حصہ لیا۔ ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا اسی طرح جلسہ مصلح موعودؓ کے بابرکت موقعہ پر خدام کی طرف سے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے علاوہ ازیں خدام اور اطفال کا متن پیشگوئی کا مقابلہ کرواکر اول دوم سوم آنیوالے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ ۶ مارچ کو پنڈت لیکھرام کی ہلاکت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئی پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ ۲۱-۲۲ مارچ کو منعقدہ Eye Camp کے موقعہ پر اراکین مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے قابل قدر خدمات سرانجام دیں، جزاھم اللہ جمیعاً۔

کانپور

مورخہ 20/2/2000 کو جلسہ مصلح موعودؓ تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا عہد اور نظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعودؓ پر گلریز بانو صاحبہ نے روشنی ڈالی بعدہٗ نظم "نو نہالان جماعت سے خطاب" پڑھی گئی۔ دوسری تقریر ثمینہ ناز صاحبہ نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ کلام اللہ کے مرتبہ کا ظہور پر کی تیسری تقریر فرینہ ظفر و نشاط افروز نے مصلح موعودؓ اور غلبہ اسلام پر کی جس میں انہوں نے بتایا کہ غلبہ اسلام مصلح موعودؓ کی زندگی سے وابستہ ہے اس کے لئے آپؓ نے بہت دعائیں کیں پھر ایک نظم ہوئی نظم کے بعد وسیم جہاں صاحبہ نے بعنوان علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا پر روشنی ڈالی بعدہٗ سروری بیگم صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی پر روشنی ڈالی پھر ایک نظم ہوئی اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(ثروت جبیں صدر لجنہ اماء اللہ کانپور)

سکندرآباد

مورخہ 27/2/2000 کو جلسہ مصلح موعودؓ بعد نماز مغرب و عشاء نہایت احسن رنگ میں منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد ذہنی آزمائش اور بیت بازی کے پروگرام ہوئے جو سیر حاصل تھے محترمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ صدر لجنہ حیدرآباد نے حضرت مصلح موعودؓ کی نصیحت دہرائی جس میں حضور نے اھدنا الصراط المستقیم کی دعا کا ورد جاری رکھنے کو کہا۔ ذہنی امتحان لجنہ ۹۹ء دینی آزمائش و بیت بازی میں حصہ لینے والی لجنات میں انعامات و سندات تقسیم کی گئیں۔ آخر میں خاکسارہ نے لجنہ کو حضرت مصلح موعودؓ کے احسانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے فرائض کی جانب توجہ دلائی محترمہ فاطمہ آپا کی طرف سے شرینی تقسیم کی گئی اور نہایت خوشگوار ماحول میں دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا کل ۷ ۵ لجنات شامل ہوئیں۔

(فرحت الہ دین صدر لجنہ سکندرآباد)

شموگہ

مورخہ 20/2/2000 کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ بمکان مکرم شیخ مبین احمد صاحب منعقد ہوا تلاوت نظم اور عہد لجنہ کے بعد عزیزہ ہاجرہ نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا بعدہٗ شمسہ مہدی نے سیرت مصلح موعودؓ لمۃ السلام سیقہ نے مصلح موعودؓ کی علمی خدمات الفت النساء نے مصلح موعودؓ کی دعا بچوں کے لئے طاہرہ زینب نے اسلام کی ترقی پر تقاریر کیں اس کے بعد آپؓ کی پیدائش سے لیکر وفات تک کے حالات میں سے چھوٹے چھوٹے سوالات بچیوں سے کئے گئے جواب دینے میں بچیوں نے بڑی دلچسپی کا مظاہرہ کیا آخر میں صدر لجنہ نے مصلح موعودؓ کی سیرت پر روشنی ڈالی اور تنظیم ناصرات کی اہمیت بتائی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(فوزیہ مبینہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ شموگہ)

شموگہ

مورخہ 21/2/2000 کو لجنہ اماء اللہ شموگہ کے زیر انتظام جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا تلاوت قرآن پاک و نظم خوانی اور عہد کے بعد سلسلۂ تقاریر شروع ہوا پیشگوئی کا متن محترمہ انیس الماس صاحبہ نے پڑھا۔ محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ نے احادیث تکبر حرص و حوس اور نماز کی اہمیت پر روشنی ڈالی خاکسارہ لمۃ الحفیظ نے بعنوان پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت پر تقریر کی محترمہ لمۃ العلیم جبیں صاحبہ نے مصلح موعودؓ کے حالات پڑھ کر سنائے عزیزہ حامدہ بیگم نے پیشگوئی زمین کے

کناروں تک شہرت پائے گا پر مفصل روشنی ڈالی۔ محترمہ سیما تبسم نے پیشگوئی مصلح موعودؓ پر مضمون پڑھا محترمہ طلعت النساء صاحبہ نے سیرت مصلح موعودؓ کے درخشندہ پہلو پر تقریر کی اس اجلاس میں غیر احمدی خواتین نے بھی شرکت کی اجلاس کے بعد سید اللہ نقش صاحب کی طرف سے شرینی تقسیم کی گئی بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(امۃ الحفیظ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شموگہ)

کوریل

مورخہ 20/2/2000 کو جماعت احمدیہ کوریل میں مکرم ناصر احمد شاہ صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن و نظم خوانی کے بعد مکرم محمد انعام صاحب ٹھوکر نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سنایا خاکسار نے سیرت مصلح موعودؓ پر تقریر کی بعدہٗ مکرم شفیق احمد صاحب نائب صدر جماعت نے بعنوان وہ اولعزم تھا پر تقریر کی آخر میں صدر اجلاس نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد مقبول حامد معلم وقف جدید کوریل)

قیادت صوبائی-آندھرا کی قابل تقلید مساعی

عیدالاضحیہ کے موقعہ پر مکرم سلیم احمد صاحب قائد علاقائی آندھرا نے بعض مخلصین کے تعاون سے ۲۳ بکریوں کی قربانی کا انتظام کیا۔ اور نومبائعین کے علاقہ کا دورہ کر کے ان میں تقسیم کیا۔ یہ تمام مجالس کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ جزاھم اللہ جمیعاً۔

لطائف

☆-مریض :ڈاکٹر صاحب میرے دونوں کان بند ہو گئے ہیں میں سن نہیں سکتا۔

ڈاکٹر :آپ کی عمر کتنی ہے ؟

مریض :نوے(90)سال

ڈاکٹر :آپ نے بہت سن لیا ہے اب مزید سننے کی ضرورت نہیں۔

☆- میزبان (مہمان سے) : قریباً گھنٹہ بھر باتیں کرنے کے بعد اوہ! معاف کرنا باتوں باتوں میں مجھے یاد نہیں رہا۔ بتایئے کیا کھائیں گے۔

مہمان : پہلے سر درد کی گولیاں۔

☆-ڈاکٹر (پہلوان سے)آپ کا کندھا کیسے اتر گیا؟

پہلوان : غلطی سے میں نے اپنے بچے کا سکول بیگ اٹھالیا تھا۔

☆-ایک دوست :-ایک چھوٹی سی بھول پر جج نے مجھے ایک سال کی سزا دی اور وہ بھول یہ تھی کہ میرا ہاتھ اپنی جیب کی بجائے دوسرے کی جیب میں چلا گیا۔

پانچ صدی پرانا بنک

دنیا کا سب سے پرانا بنک سینا (SIENA) اٹلی میں 1472 میں بنایا گیا تھا۔ اس پرائیویٹ بنک جس کا نام MONTE DIE PASCHI DI SIENA ہے، کے پاس گذشتہ پانچ صدیوں کے کام کا ریکارڈ موجود ہے۔ آجکل یہ بنک خبروں میں ہے کیونکہ اس کا نام سٹوک مارکٹ میں آگیا ہے۔ اس کا مقصد فنڈ کو بڑھانا اور اقتصادی ترقی کے منصوبہ پر عمل درآمد کرنا ہے۔

آسنور

وادی میں اس بار کثرت سے برفباری ہوئی اور آمد و رفت کے ذرائع منقطع ہوگئے تھے۔ گاؤں کے گرد و نواح کے راستوں سے خدام نے وقار عمل کر کے برف ہٹائی اس وقار عمل میں خدام کی تعداد ۹۰ اور اطفال کی تعداد ۲۵۰ تھی۔ وقف عارضی کے تحت تعلیمی و تربیتی کلاس کا اہتمام ہے اسی طرح قابل ذکر بات یہ ہے کہ محترم قائد صاحب کی قیادت میں تین افراد پر مشتمل داعین الی اللہ کے گروپ نے آسنور سے ملحق فیر ویل میں تبلیغی دورہ کیا۔ تین افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

دھیری ارلیوٹ

مورخہ ۲۶ فروری بروز جمعۃ المبارک کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا گیا جلسہ کی صدارت محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ دھیری ارلیوٹ نے فرمائی تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد چار تقاریر ہوئیں جن میں مقررین نے نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بالآخر محترم صدر صاحب نے اختتامی خطاب میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے دعا کروائی۔

شموگہ

مورخہ 27-2-2000 کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ مصلح موعودؓ منایا گیا جو کہ شموگہ سے ۲۸ کلومیٹر دور بمقام لکھوڑی ریام کے پاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت محترم سفیر احمد طاہر مبلغ انچارج کرناٹک نے فرمائی تلاوت کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ نماز ظہر و عصر کے بعد کھانے کا انتظام کیا گیا اور بعد ازاں خدام کے مابین مختلف کھیلوں کے مقابلے کروائے گئے اس جلسہ میں خدام کی 50% حاضری رہی۔

رشی نگر

رشی نگر کی طرف سے ۴؍ جنوری ۲۰۰۰ء بروز منگل لیلۃ القدر کے مقدس موقع پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم ناصر احمد صاحب شیخ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم اعجاز احمد گنائی کی نظم خوانی کے بعد عزیزم ذاکر ظہور میر نے بعنوان شب قدر کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعدۂ مکرم گلزار احمد صاحب گنائی قائد مجلس نے ایک نعت شریف پیش کی۔ اسکے بعد مکرم ماسٹر عبدلرشید صاحب میر نے مکرم منظور احمد صاحب نے مکرم بشارت احمد صاحب، مکرم طارق احمد صاحب عزیزم مدثر احمد صاحب، مکرم محمد قبال احمد صاحب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ خادم مسجد مکرم حبیب اللہ صاحب گنائی، عزیزم خورشید احمد عزیزم بشارت احمد نے نظم پیش کی۔ آخر میں صدر جماعت احمدیہ رشی نگر نے صدارتی خطاب فرمایا۔ بڑی تعداد میں لوگ اس جلسہ میں شریک ہوئے ضیافت کا بھی انتظام تھا۔ (عاشق حسین واعظ ناظم اطفال رشی نگر)

ہاری پاری گام

مجلس خدام الاحمدیہ ہاری پاری گام کی طرف سے ایک مثالی وقار عمل کیا گیا۔ مکرم قائد صاحب کی قیادت میں ۲۵ خدام نے ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں سخت سردی کے باوجود بہت محنت و لگن سے حصہ لیا۔ آمدورفت کی سڑک کو جسمیں گہرے دراڑ اور گڑھے تھے سب کی مرمت کی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

روتا ہے یا کسی تکلیف کے باعث مثلاً پیٹ درد، مروڑ، بخار، ہاتھ، پیروں یا سر میں درد وغیرہ۔ اگرچہ بھوک کی وجہ سے رو رہا ہو تو اسے دودھ پلا دیا جائے۔ اگر پیٹ وغیرہ میں درد ہو تو اس بیماری کا علاج کیا جائے۔ (عاشق حسین معلم جامعہ احمدیہ قادیان)

سرکلر 38/4-3-2000 از نظارت علیاء

محترم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب نے زیر T-9888/3.2.2000 اطلاع دی ہے کہ گھانا کے جلسہ سالانہ میں امریکہ کے سفارت خانہ کے فرسٹ سیکرٹری نے شرکت کی تھی۔ جلسہ کے دوران انہوں نے "بستان احمد" (جہاں جلسہ منعقد ہوا ہے) کا اس غرض سے دورہ کیا کہ صفائی کا جائزہ لیں۔ وہ اس بات سے حیران ہوئیں کہ اتنی مخلوق کے باوجود ہر جگہ کمال صفائی کا اہتمام کیا گیا۔ خدا کے فضل سے صفائی کا معیار اتنا اعلیٰ تھا کہ وہ اس سے بہت متاثر ہوئیں۔ (غانا کے اس جلسہ کی حاضری ۴۸ ہزار تھی) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بصرالعزیز نے فرمایا ہے کہ دنیا کی تمام جماعتوں کو اس پہلو سے توجہ دلائی جائے کہ جلسہ کا ماحول ہمیشہ صاف رہنا چاہئے۔ صفائی کا اعلیٰ معیار ہونا چاہئے۔ اس کام کے لئے علیحدہ ٹیمیں مقرر ہوں جو ساتھ ساتھ صفائی کا ماحول برقرار رکھیں اور کہیں بھی کوئی گند وغیرہ یا ایسی چیز نظر آئے جو صفائی کے ماحول پر اثرانداز ہو رہی ہو اور ماحول کو گدلا کر رہی ہو تو اسے وہاں سے فوراً Move کرنے کی کاروائی ہونی چاہئے۔ ہر جگہ، ہر وقت صاف ستھری نظر آنی چاہئے۔

حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے تمام اراکین و عہدیداران مجالس سے درخواست ہے کہ اپنے اجتماعات و دیگر تقریبات کے موقعہ پر صفائی کا خاص دھیان رکھیں اور وقار عمل کے نظام کو فعال بنائیں۔

(از شعبہ وقار عمل خدام الاحمدیہ بھارت)

پندرہ روزہ تربیتی کلاس

برائے مجالس اطفال احمدیہ بھارت

تمام قائدین و ناظمین اطفال کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت نے سال رواں ۲۰۰۰-۹۹ میں پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا اہتمام کریں۔

نصاب: سال 2000-99ء کیلئے بطور نصاب کتاب "راہ ایمان" مقرر کی گئی ہے۔ کتاب کا پہلا حصہ سات تا دس سال کے اطفال کے لئے اور دوسرا حصہ گیارہ تا پندرہ سال کے لئے مقرر ہے۔

ہدایات: ا۔ یہ کتاب بزبان اردو اور ہندی دفتر مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت قادیان سے قیمتاً (علی الترتیب اردو -/15 ہندی -/15) مہیا ہو سکتی ہے۔

۲۔ پندرہ روزہ تربیتی کلاس کی مقررہ تاریخوں میں تبدیلی محترم صوبائی قائد صاحب مجلس خدام احمدیہ سے تحریری طور پر اجازت حاصل کر کے کی جا سکتی ہے۔

۳۔ پندرہ روزہ تربیتی کلاس کی تفصیلی رپورٹ ہر صورت میں ماہ اپریل ۲۰۰۰ء میں ہی دفتر کو ارسال کر دی جائے۔ جزاکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین!

(سیکرٹری تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت)

رسالہ مشکوٰۃ کو قلمی تعاون کی ضرورت ہے۔ اہلِ علم حضرات اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ (ایڈیٹر مشکوٰۃ)

انعامی علمی مقالہ

برائے مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت

تمام قائدین و ناظمین اطفال کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال رواں 2000-1999ء کیلئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا ساتواں سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کیلئے مندرجہ ذیل عناوین مقرر کئے ہیں:

۱۔ سیرت حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

۲۔ ہندوستان کے تاریخی مقامات

۳۔ سائنس کے فوائد

مقرر کیا ہے۔ مضمون کیلئے شرائط درج ذیل ہیں:-

۱- مضمون کسی بھی علاقائی زبان میں تحریر کیا جا سکتا ہے۔ ۲- مضمون کم از کم (2000) دو ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔ ۳- مضمون کاغذ کے ایک طرف تحریر کیا جائے اور دونوں اطراف حاشیہ ضرور چھوڑا جائے۔ ۴- مضمون میں جو بھی عبارت بصورت واقعہ تحریر کی جائے وہ مستند ہونی چاہئے یعنی قرآن و حدیث۔ تاریخ اور کتب بزرگان کے حوالہ جات مکمل اور صاف تحریر کئے جائیں اور کتب کا سن اشاعت بھی تحریر کیا جائے۔ ۵- مضمون کے ابتداء میں نام طفل۔ ولدیت۔ عمر اور مجلس اور مکمل پتہ درج ہونا چاہئے۔ ۶- ہر مضمون پر ناظم اطفال کی تصدیق بے حد ضروری ہے۔ ۷- مضمون میں کسی بھی مقام پر سرخ سیاہی کا استعمال نہ کیا جائے۔ ۸- مضمون نویسی میں آپ کی مجلس کے کم از کم ۳ مقالے آنے ضروری ہیں۔ ۹- سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے موقع پر مقابلہ مضمون نویسی میں اوّل-دوئم اور سوئم آنے والے اطفال کو علی الترتیب :-/350 -/300 اور -/250 روپے نقد انعام اور سندات کامیابی دی جائیں گی۔ نیز مقابلہ میں حصہ لینے والے اطفال کو بھی شمولیت کی سند دی جائے گی۔ ۱۰- مضمون بھجوانے کی آخری تاریخ یکم اگست 2000ء ہوگی۔ اوّل آنے والے مقالے کو بغرض اشاعت مشکوٰۃ بھجوایا جائیگا۔ زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس مقابلہ میں شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

نماز کو قائم کریں اور اپنے دوستوں اور حلقہ احباب کو نماز قائم کرنے کی تلقین کرتے رہیں۔ (شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

NAVNEET JEWELLERS

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

Ph. (S) 70489
(R) 70233, 70847

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All Kinds of *rings* & *"Alaisallah"* rings olso sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth

Main Bazzar Qadian

بقیہ اداریہ:

چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اسکے جوتے اچھے ہوں (تو اس کا کیا حکم ہے) فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے: تکبر حق کا انکار اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔ (مسلم)

۲۔عن سلمة بن الاکوع رضی الله عنه ان رجلا اکل عند رسول الله صلعم بشماله فقال: کل بیمینک قال لا استطیع: قال "لاستطعت" مامنعه الّا الکبر قال: فما رفعها الی فیه (مسلم-۲۰۲۱)

ایک آدمی نے حضور ﷺ کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا، آپ نے فرمایا: دائیں ہاتھ سے کھایا کرو۔ اس نے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ حضور نے فرمایا: "خدا کرے نہ کھا سکو" اس شخص کے لئے حضور کی بات ماننے میں صرف تکبر مانع تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ شخص اپنا دایاں ہاتھ کبھی منہ کی طرف نہ اٹھا سکا۔

۳۔ عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه، عن النبی صلعم قال: احتجت الجنة والنار فقالت النار: فیّ الجبارون والمتکبرون وقالت الجنت: فیّ ضعفاء الناس ومساکینهم فقضی الله بینهما: انک الجنه رحمتی، ارحم بک من اشاء، وانک النار عذابی اعذب بک من اشاء ولکلیکما علیه ملؤها (مسلم حدیث ۲۸۶۷)

جنت اور دوزخ آپس میں دلیل بازی کی۔ دوزخ نے کہا: میرے اندر جابر اور متکبر لوگ داخل ہوں گے۔ جنت نے کہا۔ میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے درمیان اسطرح فیصلہ فرمایا: اے جنت تو میری رحمت ہے میں جس پر چاہتا ہوں تیرے ذریعہ رحمت کرتا ہوں اور اے دوزخ: تو میرا عذاب ہے میں جسے چاہتا ہوں تیرے ذریعہ عذاب دیتا ہوں اور تم دونوں کو بھرنا میرے اختیار میں ہے۔

۴۔وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلعم ثلاثة لا یکلمهم الله یوم القیامة، ولا یزکیهم ولا ینظر الیهم، ولهم عذاب الیم: شیخ زان وملک کذاب وعائل متکبر۔

تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے نہ کلام فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ بوڑھا زانی۔ جھوٹا بادشاہ متکبر فقیر۔ (عیالدار متکبر) غربت و فقیری کے باوجود خود نمائی اور خود پسندی کے لئے مال خرچ کرتا ہے۔

جیسا کہ میں نے ابتداء میں عرض کیا ہے کہ تکبر اس قدر نہاں در نہاں ہوتا ہے۔ اور مخفی در مخفی ہوتا ہے۔ ہزاروں پردوں میں مستور ہوتا ہے۔ عام انسان اسکی موجودگی پتہ لگانے سے بھی قاصر ہے۔ اس زمانہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خداداد نور سے ان تمام باریکیوں پر اطلاع پائی جو عموماً نہاں در نہاں ہیں۔ عام آدمی اسکا ادراک نہیں رکھتا۔ اس تعلق سے ایک جامع اقتباس پیش ہے جو تکبر کے ہر امکانی پہلو کو اجاگر کرتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں:

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو، کیوں

کہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شائد نہیں سمجھتے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا ہنر مند ہے وہ متکبر ہے۔ کیوں کہ وہ خدا کو سر چشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تیئں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کردے اور اس کے اس بھائی کو جسکو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اُسکو دی تھی۔ اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا تعالیٰ قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے۔ کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے۔ اور اسکے اس بھائی کو جسکو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کرے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن و جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اسکے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اسکو بد تر کردے اور وہ جسکی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیوں کہ جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیوں کہ قوتوں اور قدرتوں کے سر چشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تیئں کچھ سمجھتا ہے۔

سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھتا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور و مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اسکی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ خدا کی طرف جھکو۔ اور جسقدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جسقدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ۔ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔

(نزول المسیح صفحہ :24-25)

بد تر ہو ہر اک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

چھوڑو کبر و غرور تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضی مولیٰ اسی میں ہے

(زین الدین حامد)

سیدنا حضور انور کی طرف سے مقررہ بیعتوں کے ٹارگیٹ کے حصول کیلئے عہدیداران جماعت کے ساتھ بھر پور تعاون کریں۔

(شعبہ تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

وصایا

منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی دوست کو کسی بھی جہت سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع فرمائیں۔(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 15075:- میں نذرالاسلام ولد مکرم شیخ رحیم الدین صاحب مرحوم پیشہ ملازمت صدر انجمن عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت 1968ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/10/98 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

آبائی جائیداد واقع سملیہ بہار میں ہے آبائی جائیداد میں ایک مکان اور ایک ایکڑ غیر منقولہ جائیداد ہے اس میں چار بھائی اور ایک بہن حصہ دار ہیں ابھی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی ہے والدین وفات پا چکے ہیں۔ ملنے پر دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع کردوں گا۔

میرا ذریعہ آمد ملازمت صدر انجمن احمدیہ مجھے اس وقت ماہوار مبلغ -/2995روپیہ تنخواہ ملتی ہے میں اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا اسکے علاوہ اگر کبھی کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر	نذرالاسلام	جاوید اقبال اختر چیمہ
قادیان	قادیان	قادیان سیکرٹری مجلس کارپرداز

وصیت 15076 :- میں محمد ناصر مودھا ولد مکرم محمد شفیع صاحب مودھا قوم شیخ پیشہ دکانداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1/12/99 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ا۔ میری آبائی جائیداد مودھا یو۔پی۔ میں تھی میرے حصہ میں جو جائیداد آئی تھی وہ بہت پہلے فروخت کرچکا ہوں اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔

میں قادیان میں دکانداری کرتا ہوں ماہوار مبلغ -/500 روپیہ آمد ہوتی ہے میں ۱۰/۱ حصہ کی حق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اور میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ انشاءاللہ۔

اس کے علاوہ اگر مزید کوئی آمد یا جائیداد بھی پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
مبارک احمد بٹ	محمد ناصر	محمد نعیم

Registered with the Registrar of NEWS Papers of India at No. R.N. 38951/82

Monthly **MISHKAT** Ph. : (91) 1872-70139 (R) 70616 Fax : 70105

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Editor:- Zainuddin Hamid

Manager : *Qari Nawab Ahmad*

Printer & Publisher : *Munir Ahmad Hafizabadi*

Vol. No. 19 **April 2000** **No. 4**

پیش کرتے ہیں ۔ آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ،
ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے

NIR

Soniky

NEW-INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.

34A, DEBENDRA CH.DEY ROAD, CALCUTTA - 700 015 (INDIA)

PHONE : 44-2288/44-5287/44-8954

RESIDENCE : 40-2012 CABLE : NIRSERVICE

TLX. : 5850 HICOIN FAX : 295708